سلسلہ نمبر ۸

اِفاداتِ فاروقی

IFADAT-E-FAROOQI

مکتبۃ النور کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ نمبر ۸

"حج نمبر"

افاداتِ فاروق

افادات

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ خاص

مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ النور، پوسٹ بکس ۱۳۰۱۲

شارع فیصل، کراچی ۷۵۳۵۰ پاکستان

ملنے کے پتہ

۱۔ مکتبہ فیض اشرف جلال آباد ضلع مظفر نگر، یوپی انڈیا

۲۔ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر۲ کراچی

۳۔ جناب قاری رفعت الحق صاحب مہتمم جامعہ قرآنیہ
سی ۱۰۱ بلاک ۱۱ فیڈرل بی ایریا کراچی

۴۔ عارف جنرل اسٹور ۳/۱ کمرشل ایریا بلوچ کالونی کراچی

۵۔ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

۶۔ حاجی تاج الدین کرانہ مرچنٹ ۱۶۹ علامہ اقبال روڈ دھرم پورہ لاہور

۷۔ مفتی محمد طیب صاحب جامعہ اسلامیہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

۸۔ ڈاکٹر محمد صابر صاحب عارفی ہومیو کلینک باغ حیات سکھر

۹۔ مولانا منظور احمد الحسینی ۵۵ ایسٹ روڈ کنگسٹن سرے لندن

۱۰۔ عبدالحفیظ بلبلیا خانقاہ مسیحیہ لنیسیا جنوبی افریقہ

۱۱۔ خانقاہ مسیحیہ A-۳۹۸ بلاک H نارتھ کراچی

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	عرضِ ناشر	۶
۲۔	حج کیا ہے ؟	۷
۳۔	حج مبرُور	۳۲
۴۔	بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم	۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

بعد الحمد والصلوۃ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور محض ان کے فضل و احسان اور مرشدی شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم کی توجہ و برکت سے مکتبۃ النور کراچی "افاداتِ فاروقی نمبر ۸" پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

حج ارکانِ دین کا اہم رکن ہے اس رکن کی اہمیت کے اعتبار سے ہر دور میں اس پر کافی کچھ تحریر کیا جاتا رہا ہے جس سے امت الحمدللہ استفادہ کر رہی ہے شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم حج کے موضوع پر موجودہ ضروریات کے لحاظ سے امت کے مزاج کو سمجھتے ہوئے ذوق و شوق اور حرمین کی باادب حاضری کیلئے اپنے مواعظ میں جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں اس سے الحمدللہ عوام کو بہت نفع ہو رہا ہے انہی مواعظ میں کچھ انتخاب حاضر خدمت ہے' حق تعالیٰ حضرت کی تالیفات برائے حج کو قبول فرمائیں اس کا نفع عام و تام فرمائیں اور عمل کی توفیق نصیب فرمائیں (آمین)

خاکپائے شفیق الامت

احقر محمد ظریف فاروقی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج کیا ہے؟

افادات

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ خاص

مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ النور، پوسٹ بکس ۱۳۰۱۲

شارع فیصل، کراچی ۷۵۳۵۰ پاکستان

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

توفیق الٰہی اپنے حضرت کی برکت سے اس مجلس میں اپنے احباب کی خدمت میں حج و زیارت کے بارے میں چند ضروری باتیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

حج 'ایک عاشقانہ عبادت

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے جس کا ہر جز حق تعالیٰ کے ساتھ ایک محبانہ انداز کو ظاہر کرتا ہے اور حق تعالیٰ سے محبت کرنے کا مادہ ہر مسلمان کے دل میں ودیعت کیا ہوا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ والذین اٰمنوا اشد حباً للہ ○
جو لوگ ایمان لائے ان کو حق تعالیٰ سے بے حد محبت ہے انسان کی جتنی دنیاوی مرغوبات ہیں ان کا اور ان کی چمک دمک کا انجام فنا ہو جانا ہے ایسی ان تمام دنیاوی چیزوں کی محبت کو مجازی محبت کہتے ہیں حقیقی محبت تو حق تعالیٰ ہی کی محبت ہے۔

تقریباً" پندرہ سو سال ہوئے منگستان عرب کی اس سرزمین میں حق تعالیٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر تمام پیغمبروں کے سردار جلوہ افروز ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ محبت جو ایک جوہر بے بہا ہے مٹی یا مٹی ہو جانے والی چیزوں کے ساتھ وابستہ کر لینے کے قابل نہیں ہے۔

انسان اشرف المخلوقات ہے اس کا قلب اشرف القلوب ہے اس کا میلان عقلی مخلوق کی بجائے خالق القلوب کی طرف ہونا چاہیئے۔

ان حسینان جہاں کو دیکھنے سے فائدہ کیا ہے
اسی کو کیوں نہ دیکھیں حسن کو پیدا کیا جس نے

حق تعالیٰ نے بندۂ مومن کی محبت کے اظہار و تسلی کے لئے ایک مقام تجویز فرمایا ہے اور اس مقام کو اپنی طرف منسوب کر کے بیت اللہ کے نام سے موسوم کیا۔ بیت اللہ کے گرد و نواح کو حرم قرار دیا اس کے اندر رہنے والوں کو امن دیا حتیٰ کہ وہاں کے چرند پرند کے شکار کو منع کیا۔ اور ہری گھاس ہرے درخت کو کاٹنے سے روکا اور فرمایا۔ ومن دخلہ کان اٰمنا

اپنے محبوب بندوں کو ندا دی کہ ہر دور دراز مقام سے چل کر آئیں وطن کو خیرباد کہیں اہل و اقارب و احباب کو رخصت کریں' راحت و آرام کو پس پشت ڈالیں میلوں پرے میقات سے قاعدہ کے مطابق احرام باندھ کر عاشقانہ صورت بنائیں نہ کرتہ نہ قمیض نہ پاجامہ' غریبانہ اور فقیرانہ صورت میں ایک تہبند ہو اور ایک چادر ہو۔ سر برہنہ پاؤں کے اوپر کی ہڈی کھلی ہوئی ہو۔ نہ خوشبو ہو نہ زینت و آرائش ہو۔ احرام باندھ کر لبیک یعنی حاضر حاضر کا شور مچاتے چشم گریاں و دل بریاں سب ایک ہی لباس اور ایک ہی وضع میں اس مقدس گھر تک پہنچیں۔ جس کا نام بیت اللہ ہے۔ اس کا سیاہ پردہ چشم ہائے عشاق کی پتلی بنا ہوا پڑا ہے اس پر نظر پڑتے ہی آنکھیں پر سرور اپنی بے مائیگی اور ناکارگی کے تصور سے شرمسار ہو جاتی ہیں اور دل ہیبت و جلال محبوب سے سرنگوں ہو جاتے ہیں۔

ابتدائے سفر

روانگی سے قبل دو یا چار رکعت نفل گھر میں پڑھنا مستحب ہے نوافل کے بعد تمام گزشتہ گناہوں سے پختہ توبہ کرے۔ اور خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج یا عمرہ ادا کرنے کی نیت کرے اور حق تعالیٰ سے حسن توفیق کی دعا دل سے کرے۔

طبرانی میں روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفر کو جانے والا اپنے گھر والوں کے پاس دو رکعت نفل سے بڑھ کر کوئی چیز گھر پر چھوڑ کر نہیں جاتا دعا سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ **لایلاف قریش** پوری سورت پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ سفر میں حفاظت رہے گی۔ بعد میں اول و آخر درود شریف پھر تین بار کہے۔

یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین

آپ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے آپ نے مجھے یہ توفیق بخشی میں آپ کے تمام احسانات و انعامات کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ میں نے صرف آپ کی خوشنودی اور رضا کے لئے حج اور عمرہ کا ارادہ کیا ہے۔ اے اللہ ہر قدم پر پوری مدد فرما۔ اور مجھے بڑے کاموں سے بچا کر تقویٰ و طہارت کے ساتھ اس حج کے احکام پورا کرنے کی توفیق دینا اور میری مدد فرمانا۔

اے اللہ یہ بال بچے مال اور گھر و دیگر متعلقین و احباب سب کے آپ ہی محافظ ہیں۔ ان سب کو آپ ہی کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ ہی ان کے حافظ و ناصر ہیں۔ اور میرے اور میرے ساتھیوں کے جان و مال یہ سب بھی آپ ہی کے سپرد ہیں میں نے آپ پر بھروسہ کیا۔

بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

اے اللہ اس مسافت بعیدہ کو بسہولت و عافیت جلدی طے کرا دینا۔

تمام سفر میں ایمان و عقل، عمل و فہم، جسم و مال کی سلامتی عطا فرمانا اور ایسے اعمال کی توفیق عطا فرمانا جس سے آپ راضی ہوں۔

بیت اللہ کا حج اور اپنے محبوب کے روضہ کی زیارت اپنے حکم کے مطابق کرانا۔ اے اللہ اے الہ العالمین میں نہ تکبر کے ساتھ نکلتا ہوں نہ ریا کاری کا ارادہ ہے نہ شہرت و نمود مقصود ہے محض آپ کی رضا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں آپ کی خفگی و ناراضگی سے ڈرتے ہوئے آپ کی ملاقات کے وقت مغفرت کی امید کرتا ہوں۔

اے اللہ اس مبارک سفر میں ہر برے منظر کے سامنے آنے سے پہلے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ سفر کی تکالیف اور مشقتوں سے بچانا۔

ضعیف ہوں۔ لڑائی جھگڑے سے دور رکھنا آپ ہی کا کام ہے۔ میں واپس گھر لوٹتے وقت گھر میں مال و اولاد میں ہر قسم کی برائی دیکھنے سے پناہ چاہتا ہوں، الٰہی! جب میں واپس آؤں ان کو خوشحال پاؤں، اے اللہ! ہر اچھی حالت آجانے کے بعد بری حالت پر پلٹ جانے سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ میں کسی پر ظلم نہ کروں اور نہ ظلم کیا جاؤں۔ نہ کسی کو ذلیل و رسوا کروں نہ ذلیل و رسوا کیا جاؤں۔ نہ کسی کو لغزش دوں نہ لغزش دیا جاؤں نہ کسی کے ساتھ جہالت کروں نہ جہالت کیا جاؤں۔ ان سب باتوں سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔

سوئے حرم

گھر سے روانگی کے وقت یہ دعا کرے۔ اے اللہ میں آپ ہی کے حکم کے مطابق چلتا ہوں اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں آپ سے ہمت و طاقت کا سوال کرتا ہوں آپ ہی پر بھروسہ ہے آپ ہی سے امید ہے میرے ہر غم کی کفایت فرمانا۔ آپ کے علم میں جو بات مجھے رنج و غم میں ڈالنے والی ہو اس سے بچالینا۔ میں آپ کی ویسی ہی حمد و ثناء کرتا ہوں جو آپ کی شان کے لائق ہے۔ اے اللہ آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ مجھے توشہ تقویٰ عطا فرما۔ اور میرے گناہ بخش دے۔

جہاں میں رہوں جہاں جاؤں خیر میں رہوں اور خیر کے کام کرتا رہوں سواری پر پیر رکھے تو کہے۔ بسم اللہ بیٹھنے کے بعد تین بار الحمدللہ تین بار اللہ اکبر ایک بار لا الہ الا اللہ اور استغفار کرے۔

جب سواری چلنے لگے تو یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

مندرجہ ذیل سورتوں کو اثناء سفر میں ایک مرتبہ پڑھ لے۔ سورۃ الکافرون، سورۃ النصر، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس، بسم اللہ ہر سورت کے اول و آخر پڑھے۔

چڑھائی پر اللہ اکبر کہے اور جب نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے

سیدھائی پر لا الہ الا اللہ کہے ہر منزل و مقام پر اللّٰھمّ بارک لنا فیھا پڑھے اگر موقع ملے تو دو رکعت نفل بھی پڑھ لے۔

جہاز کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم

احرام

میقات پر احرام باندھنا ضروری ہے۔ غسل یا وضو کرکے احرام کی چادریں پہن کر دو رکعت نفل پڑھے بعد سلام سر کھول دے اب اس وقت سے لے کر احرام کھلنے تک سر ننگا ہی رہے گا۔

مرد چہرہ اور سر پر کپڑا نہ لگنے دیں اور عورت صرف چہرہ پر نہ لگنے دے۔

نیت

حج کی تین قسمیں ہیں:۔ قران، تمتع، افراد۔

اکثر تمتع کرتے ہیں۔ حج تمتع والا صرف عمرہ کا احرام باندھے اور اس طرح نیت کرے۔ "اے اللہ میں خالص آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا احرام

باندھتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمالیجئے"۔

اس کے بعد عمرے کی نیت سے تین بار لبیک کہے۔

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ○

جی چاہے تو یہ دعا قلبی توجہ کے ساتھ مانگے مع اول و آخر درود شریف پڑھے۔ اے اللہ اس فرض کی ادائیگی میں میری مدد فرمانا اور مجھے اپنے مقبول بندوں میں سے بنا لیجئے جو آپ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور آپ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں اور آپ کے حکموں کے مطابق چلتے ہیں اور مجھے ان پہنچنے والوں میں سے بنا دیجئے جن سے آپ راضی ہوتے ہیں اور ان کو آپ راضی فرمائیں گے جن کو آپ نے اپنا مقبول بنایا ہے۔

اے اللہ میں آپ سے جنت اور آپ کی رضا کا خواستگار ہوں۔ آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔ ہر دشواری میں آپ ہی آسانی دینے والے ہیں ایمان و یقین صحت و سلامتی کے ساتھ بعافیت میرا حج اور عمرہ پورا کرنا آپ ہی کی مدد سے ہو سکے گا۔

الٰہی نہ میں کسی کو ایذا پہنچاؤں نہ کسی سے جھگڑا ہو ہر گناہ کی بات اور فحش بات سے بچا کر میرے حج کو مقبول و مبرور فرمانا سنت کے مطابق ہر کام کرنے کی توفیق بخشنا۔

حرم میں داخلہ

مکہ مکرمہ جب آئے تو موٹر میں کتاب کھول کر یہ دعا مانگ لے۔

اے پروردگار! آپ ہی میرے پالنے والے ہیں میں آپ کا بندہ ہوں۔ آپ کے عذاب سے ڈر کر آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں آپ سے آپ کی رحمت کا طلب گار ہوں۔ میں آپ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے کوئی عاجز بے چارگی میں بے قرار ہو کر سوال کیا کرتا ہے آپ کے عذاب سے آپ کی پکڑ سے پناہ مانگتا ہوں۔

مجھ گناہ گار کو اپنے عفو و کرم سے چھپا لیجئے اور اپنی رحمت سے معاف کر دیجئے اے ساتوں آسمانوں کے بنانے والے آپ ہی کے حکم سے یہ ساتوں آسمان کھڑے ہیں اور اے ساتوں زمینوں کے بچھانے والے آپ نے کیا اچھا ان کو بچھایا ہے۔

اے ہواؤں کے چلانے والے اس بستی میں جسے بلد الحرام کہتے ہیں مجھے داخل کیا ہے۔ الٰہی یہاں رہتے ہوئے ہر قسم کی وہ خوبیاں جو یہاں آنے والے کے لئے آپ نے رکھی ہیں سب کی سب مجھے بھی عطا فرمانا۔

الٰہی یہاں کی بے ادبی سے اور ہر برائی کے ارتکاب سے بچانا ہر تکلیف سے محفوظ رکھنا۔ ہر عمل کی کوتاہی پر نظر عفو و کرم فرما کر پورا ثواب عطا فرمانا اور جنت الفردوس میں داخل ہونے کا حکم فرما دیجئے کہ بے حساب

و کتاب میں جنت میں چلا جاؤں آمین یا رب العالمین کسی بھی دروازے سے یا باب عمرہ سے داخل ہو اول اندر دایاں قدم رکھے اور کہے۔

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک

○ اب طواف سے پہلے اضطباع (چادر کو دائیں بغل سے نکال کر دونوں پلو الٹے کندھے پر ڈال لیں) اور رمل (پہلے تین چکروں میں اکڑ کر چلنا) ہے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

خاص طور پر یاد رکھے کہ جس وقت پہلی بار بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو کھڑا ہو جائے اس موقع پر دعا ضرور قبول ہوتی ہے جی چاہے تو ان الفاظ میں دعا کرے۔ اے اللہ اس بیت اللہ کی عظمت و حرمت تعظیم و تکریم اور زیادہ کردے اور جو شخص اس کا حج یا عمرہ کرنے آئے اس کی عزت و شرافت تعظیم و تکریم ایمان و یقین اور نیکی کو اور زیادہ کردے۔

اے اللہ مجھے معاف فرما دے مجھ پر رحم فرما میری لغزشوں سے درگزر فرما۔ اے اللہ میں آپ ہی کا بندہ ہوں۔ آپ کے گھر کی زیارت کو حاضر ہوا ہوں۔ یہ گھر آپ کی جانب منسوب ہے۔ ہر گھر والا آنے والے کا اکرام کرتا ہے۔ آپ سے زیادہ کریم اور کون ہو سکتا ہے آپ ہی کے حکم

سے میں آیا ہوں آپ مجھ سے راضی ہو جایئے اور میری گردن دوزخ سے آزاد کر دیجئے۔ مجھے بغیر حساب کے جنت الفردوس میں داخل فرما دیجئے بوقت حساب میرا حساب معاف فرما دیجئے۔

الٰہی میری زندگی بھر کی تمام دعاؤں کو قبول فرمانا میں چاہے اپنے لئے دعا کروں یا دوسروں کے واسطے دعا مانگوں، آمین۔

طواف

تحیتہ المسجد کے نفل نہ پڑھے طواف اس کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ مطاف میں باب بنی شیبہ سے داخل ہو۔ جو صفا اور مروہ کے درمیان ہے نہایت احترام و ادب کے ساتھ غلامانہ رفتار سے حجر اسود کی طرف چلے۔ حجر اسود جو جنت کا پتھر ہے گویا کہ وہ محبوب حقیقی کا ہاتھ ہے حجر اسود کے مقابل اس طرح کھڑا ہو کہ داہنا مونڈھا حجر اسود کے دائیں کنارے کے مقابل ہو اور اس طرح نیت کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡحَرَامِ فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ

اے اللہ! میں خانہ کعبہ کے طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے سات چکر

اسطرح پورے کرے کہ ہرچکر کے بعد حجراسود کے سامنے آجائے پھراگربغیرایذا دیئے حجراسود کو بوسہ دے سکتا ہو تو بوسہ دے ورنہ دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں حجراسود کی طرف کرکے ان ہتھیلیوں کو بوسہ دے اس کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ پڑھے۔

بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ ○

اور اب چلنے کے لئے قدم کا رخ پھیرکر خانہ کعبہ کے دروازے کی طرف کردے محبوب حقیقی کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے دوسروں کو دھکا پیل اور ایذا سے بچاتے ہوئے سامنے قدم اور نظر جھکائے مجسم حیرت بنے ہوئے اس طرح سات چکر لگائے کہ قدم تو مطاف میں ہوں لیکن دل رب البیت کی جانب ہو۔

دراصل گھر کی زیارت مقصود نہیں ہوتی گھر والے کی زیارت مقصود ہوتی ہے۔ اور ساتوں چکروں میں یہ خیال رکھے کہ قدم اور چہرہ سامنے رہے قدم یا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف جو بائیں ہاتھ پر رہے گا نہ کرے اور نہ دائیں سوائے حجراسود کے چومنے کے وقت کہ اس وقت چہرہ حجراسود کی طرف کرکے چومے یا استلام کرے اسی طرح رکن یمانی پر ہاتھ لگاتے وقت قدم اپنی جگہ سامنے ہی رہنے چاہیئں۔

چونکہ اس طواف کے بعد سعی کرنی ہے اس لئے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح اکڑ کر چلے۔

اثناء طواف میں تیسرا کلمہ پڑھنا حدیث شریف سے ثابت ہے رکن یمانی پر یہ دعا حدیث شریف میں آئی ہے۔

اللّٰھم اِنّی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ ○

رکن یمانی سے گزر کر حجر اسود تک یہ دعا مانگے۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وادخلنا الجنۃ مع الابرار یا عزیز یا غفار یا رب العٰلمین ○

طواف کرتے وقت بسہولت ہوسکے تو یہ دعا مانگے۔

پروردگار! آپ کا شکر و احسان ہے ایمان کے ساتھ آپ نے بیت اللہ پہنچایا آج میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں' الٰہی! ایمان و اسلام پر ہمیشہ قائم و دائم رکھنا۔ شک و شبہ ہوجانے سے' شرک کرنے سے۔ اور منافقت سے اپنی پناہ میں رکھنا۔ الٰہی برے اخلاق دور کرکے اچھے اخلاق پیدا فرمادے۔ بد اخلاقیوں سے پناہ دے۔ جب میں گھر واپس لوٹوں تو اہل و عیال و مال میں کوئی ناگوار منظر نہ آئے مجھے ان کو اور سب کو عافیت میں رکھیے۔

الٰہی! جس روز آپ کے عرش عظیم کے سوا اور کوئی وہاں سایہ نہ ہوگا مجھے اس روز سائے میں جگہ دینا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے حوض کوثر کا پانی پلانا۔

اے اللہ میرے حج کو قبول فرما یہ دوڑ دھوپ کہیں بے فائدہ نہ ہو اس

کو ایسی تجارت کردے جس میں نفع ہی نفع ہو۔

اے سینوں کے بھید جاننے والے اندھیروں سے نکال دے اور روشنی میں کھڑا کردے۔ قبر کے عذاب سے سینے کے تنگ ہوجانے سے قیامت کی ہولناکی سے محفوظ رکھنا۔

اے اللہ! موت کے وقت راحت عطا فرمانا اور حساب لیتے وقت معاف کردینا قرض لینے اور محتاجگی اور فاقہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ ایمان و عمل صالح پر آخری سانس تک قائم رکھنا۔ مجھے اور میری اولاد کو اس جگہ ایمان کامل کے ساتھ بلاتے رہنا۔ تمام میری نسل کو دین اسلام پر چلنے والا بنانا ان کو روزی اتنی ضرور دیتے رہنا کہ عزت و آبرو کے ساتھ زندگی گزاریں۔

کسی کا قرض دار اور محتاج نہ کرنا۔ سنت کا متبع حافظ و عالم بنانا۔ دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمانا آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمانا۔

دوزخ کے عذاب سے بچانا۔ بے حساب جنت میں جانے والوں کے ساتھ جنت میں پہنچا دینا۔ بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ الہ العالمین اس طواف گاہ میں تیرے کتنے نیک بندے طواف کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اور سردار انبیاء جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ طواف کیا کرتے تھے۔

صحابہ کرام اولیاء عظام سب کے قدم اس پاک سرزمین پر پڑے ہیں

ان کے قدموں کی برکت سے اس سیاہ کار گناہ گار کو معاف فرما دیجئے۔ کس جگہ میرے قدم آگئے ہیں اور میں یہاں چل پھر رہا ہوں۔ طواف کر رہا ہوں۔ اللھم لک الحمد و لک الشکر

اے اللہ کتنے نیک بندوں نے یہاں دعائیں مانگی ہیں۔ اور آپ نے قبول فرمائی ہیں۔ وہ سب مقبول دعائیں میرے اور میرے والدین و اقارب و احباب اور اولاد کے حق میں بھی قبول فرمالیجئے آپ اسی لائق ہیں کہ بندے کی دعائیں قبول فرمائیں۔ امیدوار کو آپ محروم نہیں پھیرا کرتے ہیں، میں بہت امید کے ساتھ دعا کر رہا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم

ملتزم

طواف کے ساتوں چکر پورے کر کے ملتزم شریف پر آئے کسی کو رونا نہ آئے تو رونی صورت ہی بنا لے اور اس طرح لپٹ کر کھڑا ہو کہ جیسے بچہ روتے وقت دیوار سے لپٹ کر روتا ہے اور یہ دعا کرے۔ اے اللہ! ایک فقیر دروازے پر کھڑا ہے صدا لگا رہا ہے الٰہی ایک مسکین آپ کے در پر آیا ہے آپ سے مانگ رہا ہے الٰہی ایک غریب آپ کے دروازے کے آگے صحن میں آپ کو پکار رہا ہے۔ پروردگار! میں بہت سی حاجتیں لے کر آیا ہوں

سب حاجات پوری فرما دیجئے اور تمام مشکلات حل کر دیجئے دوزخ سے میری گردن آزاد کر دیجئے۔

اے رب البیت العتیق! میرے والدین کی میرے بھائی بہنوں کی میری اولاد کی میرے دوستوں اور بزرگوں کی میرے پیر اور استاذوں کی گردنیں دوزخ سے آزاد فرما دیجئے اور مجھ سے محبت فرمانے والوں کی اور میرے متعلقین و منتسبین کی اور میرے شاگردوں کی اور میرے سلسلہ والوں کی گردنیں بھی دوزخ سے آزاد فرما دیجئے۔

اے اللہ! ان نیک لوگوں میں آپ کا یہ گناہ گار بندہ اپنے گناہوں کا اقراری سب گناہوں کا اقرار کر رہا ہے آپ معاف فرما دیں گے تو بے شک آپ اس لائق ہیں اور اگر آپ نے دھتکار دیا تو اور کون رحم کرے گا آپ کے سوا کون رحم کرنے والا اور گناہ بخشنے والا ہے۔

میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیجئے میں مجرم ہوں میرے ساتھ وہ معاملہ نہ فرمانا جس کا میں مستحق ہوں' میرے ساتھ تو وہ معاملہ فرمانا جو آپ کی شان کے لائق ہے کریم تو ہمیشہ کرم ہی کیا کرتا ہے۔ آپ نے حکم دیا میں نے لاپرواہی کی آپ نے منع فرمایا میں وہی کر گزرا۔

آپ نے کس قدر انعامات کئے میں نے ان کو آپ کی نافرمانی میں لگایا۔ اب سوائے آپ کے اور کون بخشنے والا ہے مجھے اپنے لطف و کرم سے معاف فرما دیجئے۔ اے اللہ! حقیقی بھلائیاں میرے لئے آپ کے علم میں

ہو سکتی ہیں۔ سب عطا فرما دیجئے اور جتنے گناہ آپ کے علم میں میرے ہیں وہ سب معاف فرما دیجئے۔ تقویٰ کے ساتھ حلال مال بقدر وسعت عطا فرمانا۔

اور جوں جوں عمر بڑھتی جائے رزق بڑھاتے جانا کسی کا دست نگر نہ کرنا۔ صرف اپنا ہی محتاج بنا کر رکھنا۔ رذیل عمر سے بچانا۔ جو کچھ دیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور جہاں جہاں کوئی مسلمان ہے اس کے اسلام کو محفوظ رکھنا الٰہی کل مسلمانان عالم کو غالب فرما۔ اور دین حق پر چلنے کی تیرے کلمہ کو بلند کرنے کی توفیق عطا فرما۔ دہریت سے اور کفر کے ہر فتنہ سے اہل کتاب کے مکرو فریب سے مسلمانوں کو بچا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق بخش۔ **برحمتک یا ارحم الراحمین**

مقام ابراہیم

ملتزم سے ہٹ کر مقام ابراہیم کے آس پاس دو رکعت نفل ادا کرے اور دعا کرے یہ بھی قبولیت کا مقام ہے' اے پروردگار عالم آپ میرے ظاہر کو بھی جانتے ہیں اور میرے باطن کو بھی جانتے ہیں۔ میرا ظاہر و باطن سب آپ پر عیاں ہے۔ میں عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ معذرت چاہنے والے کو چھوڑ دیجئے الٰہی میری حاجات کو بھی آپ جانتے ہیں ان سب کو پورا فرما دیجئے۔ اور میرے دل کی خواہش کو بھی آپ جانتے ہیں

معاف فرما دیجئے۔ میرا ایمان ایسا کردیجئے جو میرے ریشہ ریشہ میں رچ جائے ایسا اطمینان دے دیجئے کہ جب کوئی مجھ پر مصیبت آئے تو میں یقین کرلوں کہ یہ آپ کی جانب سے ہے اسباب معاش کی تقسیم جو آپ نے کردی ہے اس پر راضی رہوں۔

اے اللہ! میں آپ کا بندہ ہوں آپ کے بندے کا بیٹا ہوں آپ کی بندی کا بیٹا ہوں بہت گناہ لے کر آیا ہوں اور بار بار جگہ بہ جگہ عرض کر رہا ہوں۔ کہ آپ معاف فرمادیں۔ تو میں بامراد ہوجاؤں۔ ورنہ میرے گناہوں نے مجھے تباہ کردیا ہے۔ گناہ بھولے سے جان کر چھوٹے بڑے ظاہر و پوشیدہ ہر طرح کئے ہیں۔ شرمسار ہوں۔ نادم ہوں معاف کردیجئے بخش دیجئے۔ عذاب نہ دینا بری فرما دیجئے جانے دیجئے۔

چھوڑ دیجئے آپ غفور رحیم ہیں۔ اے اللہ آپ نے ان سب کو اپنے گھر بلایا مجھے بھی آپ ہی نے توفیق بخشی۔

آپ کے گھر بڑی امیدیں لگا کر آیا ہوں آپ ضرور معاف ہی فرمادیں گے پروردگار ہمیں عافیت دے دنیا و آخرت دونوں اچھی کردے۔ آئندہ گناہ کرنے سے بچا اور مجھے ان برگزیدہ بندوں میں سے بنا جو آپ سے اور آپ کے حبیب سے محبت کرنے والے ہیں۔ اے اللہ آپ نے دین اسلام کی ہدایت دی اس پر قائم رکھنا بھی آپ ہی کی طرف سے ہوگا۔

سنت پر چلنے اور دین کی پابندیٔ دین کی استقامت عطا فرما۔ تمام گمراہ

کن فتنوں سے بچا لیجئے جب آپ کسی قوم پر فتنہ ڈالیں تو اس فتنہ سے بچا کر مجھ کو اٹھا لینا۔

چاہ زمزم

اس کے بعد آب زمزم کے کنویں پر آئے اور خوب چھک کر آب زم زم پئے اور یہ دعا کرے۔

اللہم انی اسئلک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء ○

اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفایابی طلب کرتا ہوں۔ یہاں سے فارغ ہو کر مستحب یہ ہے کہ پھر حجر اسود پر جا کر اس کو بوسہ دے یا استلام کرے۔

سعی صفا و مروہ

اس کے بعد باب الصفا سے صفا کی پہاڑی کی جانب چلے اور اتنا اوپر چڑھ جائیں کہ بیت اللہ سامنے ہو ہاتھ اٹھا کر خوب دعا کرے۔ یہ تصور کریں یہ ان محبت بھری ماں کی یادگار ہے جن کو حضرت ہاجرہ کہتے ہیں۔ اپنے اکلوتے بیٹے شیر خوار بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بے چینی کو

دیکھ کر جو ناقابل برداشت تھی اور پیاس کی شدت سے آب زم زم کے کنویں کی جگہ اپنی ایڑیاں رگڑ رہے تھے۔

دیوانہ وار اس کوہ صفا پر چڑھیں کہ کہیں پانی نظر آجائے اور لخت جگر کے ہونٹ تر ہوجائیں۔ پانی دکھائی نہ دیا تو سامنے مروہ کی پہاڑی کی طرف چلیں رستے میں نشیبی زمین آئی جہاں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام نگاہ سے اوجھل ہوگئے تو ماما کی ماری نے اس نشیب کو دوڑ کر عبور کیا اور مروہ کی پہاڑی پر پانی کے لئے نگاہ ڈالی پانی دکھائی نہ دیا اور مضطربانہ حالات میں سات چکر کاٹے۔

صفا پر قبلہ رو ہو کر دعا کی طرح ہاتھ اٹھائے تکبیر و تہلیل کہیں اور یہ دعا کرے۔ اے وہ ذات جس نے فرمایا۔ **ادعونی استجب لکم** تم مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔ اے اللہ ہر مشکل کو آسان فرما دے۔ نیک لوگوں کے ساتھ ملا کر رکھنا جنت الفردوس کے وارثوں میں بنا دیجئے۔ اے اللہ ایمان خالص قلب خاشع علم نافع لسان صادق عطا فرما۔

عافیت دے عافیت پر شکر کی توفیق دے شکر آپ کا کہاں ادا ہوسکتا ہے۔ آپ کی وہی تعریف کرتا ہوں جو آپ کے لائق ہے سب حمد آپ ہی کے لئے ہے۔ آپ نے ہم کو ہدایت دی اگر آپ ہدایت نہ دیتے تو ہم کیسے ہدایت پر آسکتے تھے۔

الٰہی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کا

واسطہ دیتا ہوں کہ یہ سعی اور بھاگ دوڑ قبول فرمالینا۔ ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمانا۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا متبع بنا دے۔

پھر مروہ کی جانب چلے تھوڑا سا چلنے کے بعد سبز رنگ کے ستون اور سبز بجلی آئے تو وہاں سے مرد کو دوڑ کر چلنا چاہئے۔ عورت دوڑ کر نہ چلے۔ اس دوڑنے کے درمیان یہ دعا کرے اے رب مجھے بخش دے اور رحم کر بے شک آپ بڑے غالب بڑے کریم ہیں۔

عمرہ کی تکمیل

سعی کے سات چکر جو مروہ پر پورے ہوں گے سر منڈا دے یا سارے سر کے بال کتروا دے۔ عورت کو چٹیا جو کمر پر پڑی ہوتی ہے آخر میں سے ایک انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ دے یا عورت خود کاٹ لے یا محرم کاٹ دے بس کپڑے پہن لے عمرہ پورا ہوگیا اسی کو عمرہ کہتے ہیں عمرہ کے شکرانے کی نفلیں حجرا سود کے سامنے جا کر پڑھ لینا مستحب ہے۔

نظام حج

۸ذوالحجہ سے حج کے احکام شروع ہوتے ہیں۔ جس طرح عمرہ میں سعی کی ہے اسی طرح حج کی بھی سعی واجب ہے۔ اگر آپ حج کی سعی حج کو جانے سے قبل کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں اور حج کا احرام باندھ کر ۸ر تاریخ کو منیٰ چلنے سے قبل ایک نفلی طواف کرکے جس میں اضطباع و رمل بھی ہوں۔ صفا مروہ کی سعی حج کی سعی کی نیت سے کریں۔ اب طواف زیارت کے بعد آپ کو سعی نہیں کرنی پڑے گی۔

آپ چاہیں تو اب سعی نہ کریں بلکہ منیٰ سے آکر طواف زیارت کے بعد کرلیں، ۸ر ذوالحجہ کو حرم میں جاکر قاعدے کے مطابق حج کی نیت کریں اور احرام باندھ لیں۔ اور منیٰ چلے جائیں۔ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء اور نویں تاریخ کی فجر کی نمازیں پڑھے۔ ۹ر ذوالحجہ کی فجر سے ۱۳ر ذوالحجہ کی عصر تک ان کل تیئس فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق واجب ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ○ نویں تاریخ کو فجر سے فارغ ہوکر عرفات کے میدان میں چلا جائے۔ عرفات کا میدان کیا ہے تمام عشاق جو مختلف مقامات سے اپنے گھروں سے نکلے تھے۔ ایک لق و دق میدان میں اکٹھے ہیں۔ جہاں سلطان و گدا میں کوئی فرق نہیں سب اس اللہ رب العزت کے در کے بھکاری ایک لباس میں اسی کو پکارنے کے لئے جمع ہیں سب کو ایک ہی دھن اور دھیان ہے ذکر و دعا میں لگے ہوئے ہیں ایک کفنی بدن پر ایک تہبند باندھے ہوئے عرصہ دراز کے بعد یہ

دن نصیب ہوا ہے جو مانگنا ہے مانگ لو یہ وقت بہت جلد گزر جاتا ہے۔
غروب آفتاب ہو جائے تو مغرب کی نماز نہ پڑھے نہ راستے میں پڑھے بلکہ مزدلفہ جا کر عشاء کا وقت شروع ہونے پر ایک اذان ایک اقامت کے ساتھ پہلے مغرب کے فرض پڑھے پھر عشاء کے فرض پڑھے دونوں فرض ادا کرنے کے بعد مغرب کی سنتیں پھر عشاء کی سنت و وتر پڑھے۔

یاد رکھئے! یہ شب لیلتہ القدر سے افضل ہے۔ فجر کا وقت ہونے پر اول وقت فجر کی نماز با جماعت ادا کرے۔ نماز سے فارغ ہو کر منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے۔ یاد رکھئے! وقوف مزدلفہ واجب ہے۔ مزدلفہ میں رات کو ٹھہرنا سنت ہے (مزدلفہ ہی سے ستر کنکریاں چن لے)

درمیان میں وادی محشر آئے گی وہاں تیز چال سے گزر جائے، منی میں اپنے خیمہ پر پہنچ کر آرام کرے پھر جمرہ عقبیٰ کو سات کنکریاں مارے قربانی کرے اور سر منڈوا کر کپڑے پہن لے حج کا احرام ختم ہوا۔ آنے والی شب میں بعد عشاء طواف زیارت کے لئے جائے۔ حج کی سعی پہلے کر چکا ہے تو اب نہ کرے ورنہ طواف زیارت کے بعد کرے۔ عورت کو ماہواری ہو تو وہ طواف زیارت نہ کرے۔ جب پاک ہو جائے خواہ بارہ تاریخ کے بعد پاک ہو غسل کر کے طواف زیارت کرے۔ گیارہ بارہ تاریخ کو تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں مارنا واجب ہے۔ تیرہ تاریخ کو اختیار ہے اگر منیٰ میں قیام کرے تو کنکریاں مار کر آئے۔ پھر وطن واپسی سے پہلے طواف وداع

کرلے۔

قیمتی موقع

مکہ مکرمہ میں جب تک قیام رہے عبادات بدنیہ و مالیہ میں جس قدر ہوسکے مشغول رہے سات طواف نفلی کرے تو ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ دو عمرے کرے تو ایک حج مقبول کے ثواب کے برابر ہوجاتے ہیں۔ پچاس طواف پر دوزخ سے نجات و براءت لکھ دی جاتی ہے۔ حج مبرور کی جزاء جنت ہے حج مبرور سے مراد نیکیوں بھرا حج۔

جس کی پہچان یہ ہے کہ پورے حج میں فرض نماز خراب نہ ہو اور اتباع سنت کا خاص خیال رکھا جائے اور اپنی ذات سے دوسروں کو راحت پہنچائی جائے۔ ناگواریوں تلخیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا جائے۔ جب وطن واپسی ہو تو راستہ بھر استغفار و شکر میں مشغول رہے۔ اپنی بستی میں پہنچ کر پہلے مسجد میں جا کر دو چار رکعت نفل بطور شکرانہ ادا کرے اور خوب دعا مانگے۔ اور زندگی بھر حج بیت اللہ کی نسبت کی لاج رکھے چھچھورپن اترانا پن فخریہ گفتگو بالکل ترک کردے اپنی اصلاح کا فکر رکھے انشاء اللہ تعالٰی حسن خاتمہ نصیب ہوگا۔ دعا کیجئے اللہ تعالٰی یہ سعادت و شرف زندگی میں بار بار نصیب فرمائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج مبرورؔ

(نیکیوں بھرا حج)

افادات

شفیقؔ الامتؒ حضرتؒ مولاناؒ شاہ محمد فاروق صاحبؒ دامتؒ برکاتہم

خلیفہ خاص

مسیحؔ الامتؒ حضرتؒ مولاناؒ شاہ محمد مسیح اللہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ النور، پوسٹ بکس ۱۳۰۱۲

شارع فیصل، کراچی ۷۵۳۵۰ پاکستان

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ؕ

بیان عرفات بوقت زوال

وقوف یوم جمعہ کی توفیق پر شکر

توفیق الٰہی، اپنے حضرت کی برکت سے جتنا بھی اس سعادت و شرف پر شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین عرفات میں ایسے موقع پر حاضری نصیب فرمائی کہ سید الایام ہے یعنی جمعہ کے دن کا وقوف ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج فرمایا تو جمعہ کے دن وقوف اُس وقت بھی ہوا تھا یہ ایک امتی کیلئے بہت بڑی سعادت ہے کہ جمعہ کے دن کا وقوف اس کو نصیب ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تمام دنوں میں افضل دن جمعہ کا دن ہے اور تمام وقوفوں میں افضل وقوف جمعہ کے دن کا وقوف ہے۔ اور ستر حج سے

زیادہ فضیلت جمعہ کے دن کے وقوف کی ہے۔ اس نعمت پر جو کہ غیر اختیاری ہے جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے ورنہ ہمارے بس کی بات نہیں تھی یہ محض حق تعالیٰ کا فضل اور ان کی عنایت ہے ؎

میری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں' اٹھائے جاتے ہیں

کسی وقت کی کوئی نیکی' اپنے بڑوں کی دعا' ان کی نظر کرم بندے کے کام آجاتی ہے ورنہ بندے کے اعمال ایسے نہیں ہیں کہ اس کو کسی اچھے نتیجے تک پہنچا سکیں۔ آپ اور ہم سب کتنے خوش نصیب ہیں کہ آج اس سرزمین عرفات پر جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ (لبیک) کے ساتھ سوا لاکھ صحابہ کرام نے لبیک پڑھی' اور جو میدان مبارک آپ کی دعاؤں سے' آپ کے خطبات سے' نزول وحی سے' آپ کی لبیک اور تلبیات سے معمور ہے' اسی معمور و منور سرزمین پر اللہ پاک نے ہم جیسے نالائق اور گنہگاروں کو حاضری کا شرف عطا فرمایا اس پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

حقیقی شکر

حقیقی شکر تو یہ ہے کہ اپنی زندگیوں کے اندر ہم انقلاب لے آئیں اور اس بات کا عہد کر کے یہاں سے اٹھیں کہ اپنی بقیہ زندگی اللہ کی مرضی کے

مطابق بسر کریں گے' اور اللہ کی مرضی کا نام شریعت ہے لہٰذا بقیہ زندگی شریعت کے حکموں کے مطابق بسر کریں گے اور تمام گناہوں سے توبہ کرکے جائیں اور یہ سمجھ لیں کہ یہ سعادت بار بار ہاتھ نہیں آیا کرتی ہے' بہت مشکل سے یہ لمحات اللہ پاک نے ہمیں نصیب فرمائے' جب اللہ پاک نے لباس ہمارا بدل دیا' صدا ہماری بدل دی' رُخ ہمارا بدل دیا' ایک بھکاری سائل اور گنہگار اِقراری مجرم کی حیثیت سے اس عام دربار کے اندر حاضری کا شرف عطا فرمایا ہے تو ہمیں اپنے دل کو بھی بدل لینا چاہیے۔

اپنے دل کو بھی بدل جامۂ احرام کے ساتھ

اللہ تعالیٰ ہمیں دل اور روح کے اندر سے صحیح تبدیلی لانے کی توفیق عطا فرمائیں اور یہ چیز اختیاری ہے غیر اختیاری نہیں ہے اور جو چیز اختیاری ہوا کرتی ہے وہ آسان ہوا کرتی ہے' مشکل تو وہ چیز ہوتی ہے جو بندے کے اختیار میں نہ ہو۔

اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ دنیائے اسلام کے قلوب کے دھڑکنیں آج عرفات کی طرف لگی ہوئی ہیں اور کیسے کیسے لوگ نہیں آسکے' آپ اندازہ فرمائیے۔ اللہ پاک نے ہمیں ان میں سے چن کر بھیجا ہے' ہم ان کے نائب اور نمائندے کی حیثیت سے آئے ہیں اپنے گھروالوں کی طرف سے آئے ہیں' اپنے شہر کے مسلمانوں کی طرف سے آئے ہیں' اپنی مسجد کے نمازیوں کی طرف سے آئے ہیں۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ ہماری قوت بازو' یا ہمارے روپے پیسے کا کمال نہیں ہے یہ صرف ان کا فضل اور ان کی عنایت ہے۔

من نہ گویم کہ طاعتم بپذیر
قلمِ عفو برگناھم کَش

میں کب کہتا ہوں الٰہ العالمین آپ ہماری طاعت و عبادت کو پذیرائی بخشیں' مہربانی فرما کر ہمارے گناہوں کے اوپر معافی کا قلم پھیردیں' اقراری مجرم ہیں' سائل' بھکاری اور منگتا ہیں اے اللہ آپ کو داتا سمجھ کر اور یہ یقین لے کر کہ آپ مغفرت فرمانے والے ہیں آپ ہی کی ذات غفور رحیم ہے تو آپ رحیم ہیں' اور ہم حقیر ہوگئے ہیں' گناہوں کے پہاڑ اٹھا کر لائے ہیں لیکن امیدوں کے ساتھ آئے ہیں' امیدوار رحمت و مغفرت ہیں۔
تو عزیزان من! یہ لحات جو ہیں غفلت کے ساتھ بسر نہ ہوں بلکہ اللہ کی طرف دھیان اور توجہ سے بسر ہوں۔ تلبیہ بار بار ہوتا رہے۔

حجِ مبرور

حج میں تین فرض ہیں (۱) نیت احرام حج (۲) وقوف عرفات (۳) طواف زیارت۔ اور چھ واجب ہیں (۱) وقوف مزدلفہ (۲) رمی (۳) قربانی (۴) حلق یا تصر(۵) حج کی سعی (۶) طوافِ وداع' اگر معصیت سے بچتے ہوئے ان فرائض و واجبات کو توفیق الٰہی سے بالترتیب ادا کرلیا جائے' تو میرے حضرت فرماتے تھے کہ فی زمانِنا یہی حج مبرور ہے تو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ نیت احرام حج کے ساتھ ہمارا ایک فرض ادا ہوگیا اور تین میں سے جو رکن اعظم ہے' رکنِ رکین ہے"وقوف عرفہ"وہ اللہ نے آج ہمیں نصیب فرمایا ہے۔ ٹھیک زوال ختم ہوتے ہی جب ظہر کی پہلی ساعت ہوتی ہے' وقوف شروع ہوجاتا ہے' اس پہلی گھڑی میں اب تک جو حاجی نہیں تھا وہ حاجی ہوجاتا ہے۔ کوئی احرام کی حالت میں صرف اس وقت میں گزر بھی جائے حتیٰ کہ عرفات کی فضا میں سے بھی گزر جائے تو حاجی ہوجائے گا۔

ایک آدمی نیتِ احرام حج بھی کرلے اور طوافِ زیارت بھی کرلے لیکن وقوف عرفہ اسے نصیب نہ ہو تو حج نہیں ہوسکتا اور نیتِ احرام حج کے بعد اگر وقوفِ عرفات اسے مل جاتا ہے اور خدا نہ کرے' خدانخواستہ' طوافِ زیارت میں کوئی غلطی واقع ہوجاتی ہے تو اس غلطی کا تدارک موجود ہے لیکن وقوف عرفہ کی کمی کو کوئی پورا نہیں کرسکتا۔

عزیزانِ مَن! عرض یہ ہے کہ آپ کس مقام پر ہیں؟ آپ درِ حرم پر ہیں' اللہ تعالیٰ نے مخصوص دربار لگایا مسجد حرام کے اندر' وہاں حاضری ہوتی رہی اب انہوں نے کہا کہ نہیں ہم عُشّاق کا مزا دروازے کے باہر دیکھنا چاہتے ہیں تو حد حرم کے باہر میدان عرفات میں دربار عام لگادیا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے آپ حضرات کے لئے اللہ پاک ہم سب کو اس دعا میں شامل فرمائے۔ آپ نے یہاں پر کیا دعا فرمائی؟ یا اللہ حاجی کی مغفرت فرما اور حاجی جس کے لئے مغفرت چاہے اس کی بھی مغفرت فرما۔ یہ مقام آپ کو یہاں پر حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ نے آج آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں شامل فرما کر اس کا مورد بنایا ہے۔ اور تمام انبیاء اور صحابہ اس میدان میں تشریف لائے۔ اس کو "عرفات" کہتے ہیں اور عرفات کے معنی ہیں جائے تعارف' پہچان کی جگہ۔ آپ کے باپ حضرت آدم کی توبہ بھی اللہ تعالیٰ نے یہیں قبول فرمائی ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

جب باپ کی توبہ یہاں قبول ہوئی ہے تو اولاد کی بھی ہوگی۔

اور اگر کتب حدیث کو دیکھیں تو صاف ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر جب وقوف عرفہ فرمایا تو آپ نے زیادہ وقت دعا میں لگایا۔

نظامِ عرفات

نیتِ وقوف

وقوف کی نیت دل سے کرلیجئے کہ میں اس حج کے لئے وقوفِ عرفہ کی نیت کرتا ہوں، چونکہ بعض فقہاء کے نزدیک وقوف کی نیت کرنا سنت ہے لہٰذا اس پر بھی عمل ہو جائے۔

وقوف کا صحیح طریقہ

وقوف کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ صحت اور ہمت ہو تو تمام معمولات اور دعاؤں کو کھڑے ہو کر پورا کیا جائے، اگر بعض آدمی اپنی کمزوری یا بیماری کی بناء پر ایسا نہیں کرسکتے تو وہ بیٹھ جائیں، جتنی ہمت ہو اتنا معمول کھڑے ہو کر ادا کریں اور تلبیہ بار بار ہوتا رہے۔

تین مسنون تسبیح

اور وقوف کا بہترین عمل یہ ہے کہ اپنی جائے نماز یا بستر پر قبلہ رخ

ہو کر تین مسنون تسبیح پوری کرے۔ اکثر تسبیحات آج کل ننانوے دانے کی آرہی ہیں' دانوں کو شمار کرلیں کہ یہ عدد مسنون بگڑنے نہ پائے نہ کم ہو نہ زیادہ' سو پورے کریں۔ وہ تسبیحات یہ ہیں (۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (۲) اس کے بعد سو مرتبہ کلمات انبیاء کہہ لے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم سے لے کر مجھ تک تمام انبیاء نے یہی کلمات اس میدان میں ادا کئے ہیں (۳) سو مرتبہ درود ابراہیمی کا پہلا حصہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔ اس میں اتنا اضافہ ہوگا وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔ وقوف عرفات میں تین تسبیح کا یہ خاص ورد ہے۔ حدیث شریف میں ہے جب کوئی بندہ اس کام سے فارغ ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! اس بندے کی کیا جزا ہے جس نے میری تسبیح و تہلیل' تکبیر و تعظیم' تعریف کی۔ اور میرے رسول پر درود بھیجا؟ اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت قبول کی' اگر وہ تمام اہل عرفات کے لئے شفاعت کرے تو وہ بھی قبول کرنے کے لئے تیار رہوں۔ بعض کتابوں میں صاف آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاجی کی مغفرت تو ایسی فرماتے ہیں کہ ساتھ میں یہ بھی فرمادیتے ہیں کہ اچھا!

جس جس کے لئے بھی تو مغفرت چاہے میں اس کو بھی بخش دیتا ہوں۔

دو مجرّب تسبیح

الحزب الاعظم میں دو تسبیح اور بھی آتی ہیں جن کا مشورہ اکابر اور بزرگوں نے دیا ہے (۴) ایک تسبیح **سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر** کی، اگر اس میں **وَلَا حَولَ ولا قوّۃَ الا باللّٰہِ العلیّ العَظِیم** کا اضافہ کرکے پورا کلمہ تمجید پڑھ لے تو بہت بہتر ہے (۵) اور ایک تسبیح **اَستَغفِرُاللّٰہَ رَبّی مِن کُلِّ ذَنبٍ واَتوبُ اِلیہ** کی یہ کل پانچ تسبیح ہوگئیں، تین تسبیح مسنون جو حدیث میں آتی ہیں اور دو تسبیح منقول جن کا اکابر اور بزرگوں نے مشورہ دیا ہے۔

عرفات میں قیام کی صورتیں

یہ جو حدیث میں آتا ہے کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن کی معافی صرف عرفات میں کھڑے ہونے سے ملتی ہے یعنی قیام تجویز کیا گیا تو قیام کی کیا صورت ہوگی؟ اس سلسلہ میں ہمارے بزرگوں نے چند قسم کے نوافل کا اہتمام کیا ہے۔

دوگانۂ شکر

معمولات عرفات میں سب سے پہلے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کریں اور تشکّر کے ساتھ اپنی جبیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دیں۔ سربسجود ہوجائیں کہ ہم اس قابل نہیں تھے کہ یہاں آسکتے' ہم تو قسم کھانے کے لئے تیار ہیں کہ ہمارے افعال ہمارے کرتوت' ہمارے قول و فعل کا تضاد اس قدر ہے کہ ہم نہیں آسکتے تھے یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اس نے یہ سعادت ہمیں عطا فرمائی اور ہمیں یہاں بلایا ورنہ ہمارے بس کی بات نہیں تھی۔

نماز توبہ

دو رکعت نماز توبہ

صلوٰۃ الحاجت

اور اپنی دین و دنیا کی تمام حاجات اور اہم اور خاص امور کے لئے دو رکعت صلوٰۃ الحاجت بھی پڑھ لیجئے اور اسی صلوٰۃ الحاجت میں آئندہ حاضری کی بھی نیت کرلیجئے۔

صلوۃ التسبیح

صلو ۃ التسبیح' جن حضرات کو یا د نہ ہو تو یہاں پر کئی علماء موجود ہیں وہ ان سے بہت آسانی سے سیکھ سکتے ہیں اور ایک صلواۃ التسبیح حدیث میں اور بھی آئی ہے کہ آدمی دو رکعت نفل پڑھ لے جیسے عام پڑھا کرتے ہیں اور التحیّات کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ کہہ لے' دس دفعہ الحمد للہ کہہ لے اور دس دفعہ اللہ اکبر کہہ لے' درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے' اس کو محدّثین نے صلوۃ التسبیح الصغیر کہا ہے۔ جس کو وہ بڑی صلوۃ التسبیح نہ آتی ہو تو وہ چھوٹی ہی پڑھ لے' اللہ تعالیٰ تو دلوں کا حال جانتے ہیں۔

سورۃ کہف کی تلاوت

جمعہ کا دن ہے لہٰذا سورۂ کہف پڑھ لیجئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ عرش الٰہی سے لے کر اس کے سینے تک ایک نور کا تعلق قائم فرما دیتے ہیں اور وہ آئندہ جمعہ تک قائم رہتا ہے اور بعض روایات میں آتا ہے کہ اس کے دل سے لے کر بیت اللہ تک اور بیت اللہ سے لے کر اس کے دل تک

ایک نور کا تعلق سات دن یعنی آئندہ جمعہ تک کے لئے قائم ہو جاتا ہے۔ تو کیوں نہ اس عظیم وقوف کے اندر جو کہ منجانب اللہ توفیق الٰہی سے جمعہ کے دن واقع ہوا ہے، اپنا تعلق بیت اللہ اور عرش عظیم سے قائم کیا جائے اور ہر جمعہ کو سورہ کہف پڑھ کر اس تعلق کو برقرار رکھا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں۔

تلبیہ وذکرودعاواستغفار

تسبیحات سے پہلے درمیان میں تسبیحات کے بعد معمولات کے دوران اور کھڑے بیٹھے تلبیہ کا سلسلہ ضرور جاری رکھیں یہ حاجی کا مستقل ترانہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو اور ملائکہ کو پسند ہے اور جب حاجی تلبیہ پڑھتا ہے تو جہاں تک خشکی ہے، منتہائے زمین تک شجر (درخت) حجر (پتھر) زمین ہر چیز اس کے ساتھ تلبیہ پڑھتی ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ منتہائے زمین تک ایک ایک چیز گواہی دے گی کہ اے اللہ یہ آپ کی توحید کا قائل تھا اور شرک سے بیزاری کا اعلان کرتا تھا لہٰذا تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنے وقت کو قیمتی بنائیں اور جب کبھی تلبیہ پڑھیں تو تین بار پڑھیں اور اس کے بعد درود شریف پڑھیں، **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ** اور یہ دعا پڑھیں **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ**

اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ۔ عورتیں آہستہ آواز کے ساتھ اور مرد اونچی آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھیں۔

تکمیلِ قرآن مجید کے اس مقام پر کچھ تلاوت بھی کریں کچھ تکبیرات اور لا الٰہ الاّ اللّٰہ کا ذکر بھی کرلیں اور اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ہم ایسے مقام پر ہیں جہاں حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی ہے' حضور نے اپنی امّت کے لئے استغفار فرمایا ہے لہٰذا ایک دوسرے کی طرف خیال نہ لے جائیں' خوب دل لگا کر' دل کو سنوار کر' دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرکے ذکر' دعا' توبہ و استغفار اور تلبیہ میں لگے رہیں اور یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ کہیں ہماری یہ آخری حاضری نہ ہو' اللہ نہ کرے کہ آخری حاضری ہو اللہ پھر بھی نصیب فرمائے لیکن ہر عمل کے اندر اس چیز کو لانا چاہیے کہ پتہ نہیں پھر نصیب ہو کہ نہ ہو اور جہاں عرفات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں وہاں جمعہ کے دن بھی قبولیت دعا کی ایک ایسی ساعت ہے کہ اس ساعت کے اندر اللہ تعالٰی ہر دعا قبول فرما لیتے ہیں۔ اور دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ خود بھی تو مقبول بن کر جاؤ اور یہ بھی دعا کرو اے اللہ! مجھے **مستجاب الدعوات** صاحب نسبت اور اپنا ولی بنا کر یہاں سے بھیجئے گا' اور مجھے' میری اولاد کو ہمیشہ صراطِ مستقیم پر رکھنا' گمراہی سے مخلوق کی محتاجی سے' رشتے ناطے کی تکالیف سے بچانا' اور جوں جوں عمر بڑھتی جائے' جسمانی' روحانی' مالی' مادی ہر قسم کی نعمتیں بڑھاتے جانا' طعن و تشنیع کی زندگی سے بچانا اور فتنہ میں مبتلا نہ

ہونے دینا اور یا اللہ! آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء نے صحابہ کرام نے بزرگان دین اولیاء امت نے اور ہمارے مشائخ نے جتنی دعائیں اس میدان میں پیش کی ہیں وہ میں بھی چاہتا ہوں اور ان میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

مناجات مقبول میں قرآن و حدیث کی مسنون دعائیں ہیں اردو کی عربی کی جس میں آسانی ہو جی لگے ان دعاؤں کو سمجھ کر مانگیں ہو سکے تو ساتوں منزلیں پڑھ لیں۔

پیچھے رہ جانے والوں کا خیال

آج دنیا کا ایک ارب مسلمان تڑپ رہا ہے اور امتِ حبیب کے قلوب عرفات کی طرف لگے ہوئے ہیں ہمیں ان کو مایوس نہیں کرنا چاہیے۔ یا اللہ! ہم تنہا نہیں آئے ہیں بہت سوں کی درخواستیں تمنائیں اور آرزوئیں لے کر آئے ہیں بہت سوں کو تڑپتا ہوا چھوڑ کے آئے ہیں وہ بھی تو آنے کے لئے مچل رہے تھے جب ہم آ رہے تھے تو وہ رو رہے تھے کیا ہمارے والدین کی حالت تھی کیا ہمارے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کی حالت تھی؟ کون سا مسلمان ہو گا جس کا دل نہ چاہتا ہو کہ میں وقوف عرفات کروں اور اس طریقہ سے حرمین کی حاضری اور شرف حاصل کروں یہ

بہت بڑی بھول ہوگی اگر ہم نے ان کو فراموش کیا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اٹھا کر دیکھیے' معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے عبادت کے کسی انداز میں بھی امت کو فراموش نہیں کیا' نہ عرفات میں بھلایا' نہ مزدلفہ میں' نہ منیٰ میں بھلایا' نہ مسجد حرام میں اور نہ ہی زمزم پہ بھلایا۔ کسی موقع پر بھی آپ امت کو نہیں بھولے حتیٰ کہ اپنی قربانیوں کے اندر بھی آپ نے اپنی امت کو یاد رکھا' تو میرے عزیزو! ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ ہماری طرف سے اللہ پاک بے شمار بار درود و رحمت و سلام نازل فرمائے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے ہمارے اوپر بے شمار احسانات ہیں اور جن کے طفیل ہمیں یہ مقام نصیب ہوا ہے اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے لئے بھی دعائیں کریں جن میں سے ہمارا انتخاب ہوا ہے اور جن کے ہم نائب اور نمائندے بن کر آئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے جنہوں نے بلا استحقاق و استعداد محض اپنے فضل و کرم سے حاضری نصیب فرمائی' یہ نہ ہمارے روپے پیسے کا کمال ہے اور نہ ہماری صلاحیتوں اور قابلیتوں کا نتیجہ۔ ہم جانتے ہیں کہ کیسی کیسی رکاوٹوں میں سے نکل کر یہاں آنا ہوا ہے ہمارے بس کی بات نہیں تھی' یہ تو انہوں نے بلایا ہے۔

اپنے دل کو بھی بدل جامۂ احرام کے ساتھ

عزیزان من! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میدان عرفات وہ مقام ہے جہاں اخلاق مکمل ہوئے' جہاں قرآن اور دین مکمل ہوا' یہاں سے ہم اپنے اخلاق اور ایمان کو مکمل کر کے لے جائیں ادھورا چھوڑ کر نہ جائیں۔

جب سلا ہوا لباس اتارا ہے اور کفنیاں پہنی ہیں تو۔

اپنے دل کو بھی بدل جامۂ احرام کے ساتھ

"جامہ" لباس کو کہتے ہیں۔

صحیح انقلاب اور تبدیلی لانے کی ضرورت ہے' یہ عزم کرلیں کہ ہم بقیہ زندگی شریعت کے عالیشان حکموں کے مطابق بسر کریں گے اور اس در کے ساتھ مضبوط تعلق جوڑ کر اور اپنا حج ساتھ لے کے جائیں گے' حج چھوڑ کر نہیں جائیں گے' یہاں کے انوار و تجلیات اور خیر و برکات سے مالا مال ہو کر جائیں گے۔

بیان عرفات بوقت بعد عصر

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم

توفیق ذکر پر شکر

الحمد للہ، توفیق الٰہی، فضل الٰہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعاء انبیاء کی توفیق دی، سو مرتبہ ہم نے کلمات انبیاء ادا کئے اور سو مرتبہ سورہ اخلاص اور سو مرتبہ درود شریف کے پہلے حصے کی وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ کے اضافے کے ساتھ توفیق ملی، اور ان تین مسنون تسبیح کے ساتھ سو مرتبہ تیسرے کلمہ اور سو مرتبہ استغفار کی توفیق بھی ملی اور ان پانچ تسبیح کے ساتھ نوافل دو رکعت نماز شکرانہ، دو رکعت نماز توبہ، دو رکعت نماز حاجت اور صلوۃ التسبیح کے علاوہ ذکر و تلاوت و دعا کی توفیق رہی۔

اے اللہ العالمین! سب کچھ ہم نے نہیں کیا آپ ہی نے کرایا ہے۔

میدان عرفات۔ میدان مغفرت

حدیث شریف میں آتا ہے میدان عرفات میں سب سے بڑا گنہگار وہ ہے جو اپنی مغفرت میں شک کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہم پر لازم ہے کہ اس یقین کو اپنے اوپر غالب کریں کہ اللہ تعالیٰ نے بالکلیہ ہماری مغفرت فرما دی ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن کی معافی صرف عرفات میں کھڑے ہونے سے ملتی ہے۔ ماہرین حدیث اس حدیث کے بارے میں مبینہ طور پر نہیں بتا سکتے کہ وہ کونسے گناہ ہیں؟ لیکن نتیجہ اسی پر جا کر نکلتا ہے کہ اللہ ہی جانتے ہیں کہ وہ کونسے ظاہری و باطنی کبائر ہیں جنکی معافی صرف عرفات میں کھڑے ہونے سے ہے۔ بہرحال آج وہ موقع اختیاری ہے' اللہ پاک نے اپنے فضل سے ہمیں نصیب فرمایا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک آدمی گناہ کرتے کرتے زمین کو پاٹ دیتا ہے پھر وہ میدان عرفات میں توبہ کرلیتا ہے تو ہم اس کو اس طرح پاک و صاف کردیتے ہیں جیسا کہ آج اس کا یوم ولادت ہے' آج اس نے جنم لیا ہے بعض روایات میں آتا ہے کہ ہم اس کے گوشت پوست کو ہڈیوں اور بالوں کو ہر چیز کو تبدیل کردیتے ہیں۔

استغفار اور دعا' نہایت پسندیدہ اعمال

استغفار اور توبہ کا حکم کس نے دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے'
اللہ پاک نے تو جو چیز ان کو پسند تھی اس کا حکم دے دیا۔ بندے کی توبہ و استغفار ان کو بڑی پسند ہے چنانچہ مسنون دعا **اللّٰھم اِنّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ العَفوَ فاعفُ عَنّی** سے پتہ چلا کہ درگزر کرنا اور معاف کرنا تو ان کو بہت ہی پسند ہے۔ دعا کے بارے میں تو خود فرمایا:
فَادْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا' اور جو مجھ سے مانگتا ہے وہ میرا پسندیدہ بندہ ہے اور جو نہیں مانگتا میں اس پر ناراض ہوتا ہوں۔ بندے کا کام بھیک مانگنا ہے اور میں غنی ہوں میرا کام دینے کا ہے۔ جب دعا اور توبہ و استغفار ان کے ہاں پسندیدہ اعمال ہیں اور ان کا خود انہوں نے حکم دیا ہے اور ہم ان کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں تو بھلا وہ کس طرح رد فرما دیں گے؟
اور جیسے یہ امر مسلم ہے کہ ہم گنہگار ہیں تو اس بات پر بھی تو ہمارا ایمان ہے کہ وہ غفور رحیم ہیں' انہی کے حکم و کرم سے ہماری گاڑی چل رہی ہے اور اب تک انہوں نے ہماری پردہ پوشی فرما رکھی ہے' ہمارے عیبوں کو چھپا رکھا ہے۔ اور ہم ان کے حکم کی تعمیل میں یہاں جمع ہیں' اقراری مجرم ہیں' گنہگار ہیں' سائل ہیں بھکاری ہیں اور تائب ہیں' نادم

ہیں' بخشش کے طالب ہیں' جب یہ ساری باتیں ہیں تو پھر انشاء اللہ نوازے جانے میں کوئی شک نہیں۔

توبہ کی حقیقت

اور توبہ کی حقیقت ہے (۱) کیے پر پچھتانا (۲) ہوئے کو چھوڑ دینا (۳) آئندہ بچنے کا پختہ' مردانہ' آہنی ارادہ کرلینا کہ جان کی بازی لگانا آسان ہوگا لیکن اللہ کی نافرمانی کے قریب نہیں جاؤں گا۔ (۴) اور اگر کسی کا مالی حق ذمے ہے تو اس کو ادا کرنے کا ارادہ کرنا تاکہ مغفرت کاملہ حاصل ہو۔ جب کوئی بندہ ان کے دربار میں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! معاف فرما دیجئے' جانے دیجئے' آخر آپ کا بندہ ہوں' میں نے جو کچھ بھی کیا ہے لیکن اس پر ایمان رکھتا ہوں کہ آپ ہی میری خطا کو میرے جرم کو معاف فرمانے والے ہیں آپ کے علاوہ کوئی ہستی نہیں جو معاف کرسکے' تو بندہ کی اس عرض پر ان کو پیار آجاتا ہے اور وہ معاف فرمادیتے ہیں' پھر کجا میدان عرفات کہ جہاں مغفرت عام ہے اور مغفرت پر یقین رکھنا ضروری ہے لہذا یقین ہے اور اس میں کسی قسم کا شک اور تردد نہیں کہ جیسے ہی وقوف کا پہلا لمحہ نصیب ہوا' اللہ نے بخش دیا۔

کرتا جا اور ڈرتا جا

لیکن ہم اقراری مجرم کی حیثیت سے آئے تھے اور بخشے بخشائے جارہے ہیں تو کیا ہمیں اترانا چاہیے ؟ نہیں بلکہ مزید پسیج جانا چاہیے اور شرمندگی و خجالت کے ساتھ جانا چاہیے کہ یا اللہ ! یہ تو آپ کا احسان ہے کہ آپ نے معافی دے دی۔

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلواۃ والسلام ایک جگہ سے گزر رہے تھے' دیکھا کہ پتھر زار و قطار رو رہا ہے' آپ کے عرض کرنے پر حق تعالیٰ نے پتھر کو گویائی عطا فرمائی۔ پوچھا تمہارے رونے کا سبب کیا ہے ؟ پتھر نے کہا میں نے سنا ہے کہ دوزخ میں انسان کے ساتھ ہم پتھر بھی دوزخ کا ایندھن بنیں گے تو میں اس لئے روتا ہوں کہ کہیں میں دوزخ کا ایندھن تو نہ بنوں گا۔ حضرت موسیٰ جلیل القدر پیغمبر تھے' اللہ سے سفارش کی کہ معافی دے دیجئے اللہ نے معافی دے دی کہ یہ پتھر دوزخ کا ایندھن نہیں بنے گا حضرت موسیٰ نے پتھر کو بشارت سنادی عرصہ ہائے دراز کے بعد حضرت موسیٰ جب دوبارہ وہاں سے گزرے تو وہ پھر رو رہا تھا حضرت موسیٰ نے کہا : تمہیں تو بشارت مل چکی' میں اللہ کا نبی اور پیغمبر ہوں میں نے تمہیں بشارت دے دی کہ تم دوزخ کا ایندھن نہیں بنوگے۔ تو پتھر جو کہ جمادات میں سے ہے منجمد شئی ہے نے کیا معقول جواب دیا کہ اے موسیٰ ؟ جس رونے سے مغفرت کی

بشارت ملی کیا وہ رونا دھونا چھوڑ دوں؟ نفع کا کام چھوڑا نہیں کرتے۔

تو جب اظہار ندامت اور شرمندگی سے معافی ملی تو اسے کیوں چھوڑا جائے اور ویسے بھی سب ایک ساتھ آئے ہیں' ایک ساتھ جا رہے ہیں کسی کی پیشانی پر نہیں لکھا ہوا کہ دھتکارا ہوا کون جا رہا ہے اور نوازا ہوا کون جا رہا ہے' لہٰذا اس بات سے بھی ڈرنا چاہیے کہ نہ معلوم میرے ساتھ کیا برتاؤ ہوا ہے کہیں میری غفلت اور کاہلی کی بناء پر ایسا تو نہیں کہ بجائے نوازے جانے کے دھکے لگائے جا رہے ہوں۔

ایک بات یاد آئی وہ بھی سن لیجئے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ جن کو امت مسلمہ پیار سے غوث اعظم اور غوث پاک کہتی ہے۔ انہوں نے پچپن حج کیے۔

ایک سال ان پر عجیب گریہ طاری تھا' یہ رونا دل کو روشن کر دیتا ہے اور جو ان کی بارگاہ میں رویا ہے وہ آخرت میں انشاء اللہ ہنسے گا دو دفعہ نہیں روئے گا یہاں رو لیا تو آگے انشاء اللہ مسرور رہے گا۔ غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ نے پتھروں پر سر رکھ دیا اور بہت رونے لگے اور عرض کرنے لگے **اللہ العالمین!** آج اگر آپ نے میری مغفرت نہ کی تو قیامت کے میدان میں ذلیل و رسوا ہو جاؤں گا اور اگر میں مغفرت کے لائق نہیں ہوں تو پھر ایک کام کرنا کہ قیامت کے دن مجھے اندھا کر کے اٹھانا' میری آنکھیں آپ کی مخلوق کی آنکھوں سے ملنے نہ پائیں۔

قبولیتِ دعاء کے تین موسم

دعاؤں کی قبولیت اور گناہوں کی معافی کے لحاظ سے پورے سال میں افضل سب سے افضل اور اعلیٰ موقع جو مخصوص ہے' حدیث سے ثابت ہے' وہ وقوف عرفات ہے' دوسرے نمبر پر رمضان المبارک کا آخری عشرہ' شب قدر کا موقع اور تیسرے نمبر پہ شعبان کی پندرہویں شب' شب برائت

عرفات، آماجگاہِ انبیاء واولیاء

اور کیوں نہ ہو' میدان عرفات آماجگاہ انبیاء واولیاء ہے' فقہاء نے لکھا ہے اگر کوئی شخص کہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میدان عرفات میں حضرت آدم سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء تشریف لائے ہیں تو اس کی قسم سچی ہے۔ اس کے علاوہ الحمدللہ اکثر صحابہ کرام اور کروڑوں اولیاء امت یہاں تشریف لائے ہیں اور نہ معلوم آج کیسے کیسے اولیاء امت اس مجمع میں موجود ہیں۔ ایک بزرگ ابراہیم خواص فرماتے ہیں میں عرفات جانا کیسے چھوڑ دوں جبکہ امت مسلمہ کا سال میں یہ سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے اور ایسا عظیم البرکت کہ اس میں ساری دنیا کے قطب'

غوث ' ابدال ' اولیاء اللہ اور اللہ کے چہیتے اور مقبول بندے سب جمع ہوتے ہیں اور ان کے عجیب برکات ہوتے ہیں۔

یقیناً " وہ جو مانگ رہے ہیں اس میں ہم بھی شامل ہیں اور انہی مقبولوں کی برکت سے ہم یہاں جمع ہیں۔

عرفات۔ دربارِ کرم

انہی ابراہیم خواص رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک مرتبہ میدانِ عرفات میں لوگ جمع ہو کر پہنچے اور عرض کرنے لگے حضرت دعا فرما دیجئے بڑی پیاری بات ارشاد فرمائی فرمایا : کتنے آدمی ہو' کہا گیا : اندازہ ہے چھ لاکھ آدمی ہیں فرمایا : دیکھو! کریم اور سخی کا شیوہ ہے کرم کرنا اور وہ فردا " فردا " سب کو نوازتا ہے ہم ایسے کریم کے پاس فردا " فردا " جانے کی بجائے چھ لاکھ آدمی مل کر جائیں اور کہیں ایک چھدام دے دے تو کیا وہ کریم جو سب کو فردا " فردا " نوازتا ہے اس اجتماعی حقیری فرمائش کو رد کر دے گا عرض کیا گیا : حضرت سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمساری اور ندامت کے ساتھ مانگ لو انشاء اللہ نوازے جاؤ گے' وہ کریم ہے اور کریم نے کرم کر کے ہی تو بلایا ہے اور کرم کرنے ہی کے لئے تو بلایا ہے اور وہ کرم کر کے ہی بھیجے گا۔

لہٰذا لپٹ کر خوب دل لگا کر اس یقین کے ساتھ دعا مانگیں کہ جس ذات سے ہم مانگ رہے ہیں وہ سمیع بھی ہے بصیر اور علیم بھی ہے' مجیب الدعوات بھی ہے اور اس نے خود ہی تو مانگنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا میں قبول کروں گا۔

فَادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ لہٰذا خوب دل کھول کر مانگیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے اپنی حاجات کو ان کے دربار عالی میں پیش کریں۔ کتابوں میں صاف آتا ہے میدان عرفات مغفرت ہے اور حرم کا دروازہ ہے۔ حرم جہاں ایک لاکھ کی فضیلت تھی وہاں سے نکال کر آج انہوں نے گھر کے باہر کھلی کچہری لگائی اور در حرم پہ بلایا ہے انشاء اللہ ہمارا کوئی سوال خالی نہیں جائے گا' بھکاریوں کی جھولیاں بھر کر بھیجنا کریموں کا شیوہ ہے۔ بھکاریوں کی جھولیاں بھر کر بھیجنا کریموں کی عادت ہے۔

عرفات میں دعا

کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ پہلے کچھ مسنون اذکار جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد دست مبارک اٹھا کر پڑھے تھے کہلواؤں گا پیچھے پیچھے فرماتے جائیں اس کے بعد دعا ہوگی۔

الحمدللہ رب العٰلمین

لَبّیکَ اَللّٰھُمّ لبّیک لبّیک لاَ شریکَ لکَ لبّیکَ اِنّ الحَمْدَ وَالنِعمَتہ لکَ وَالمُلکَ لاَ شرِیکَ لکَ

اللہ اکبرُ ولِلّٰہ الحَمْدُ اللہ اکبر وللّٰہ الحَمْدُ اللہ اکبر وللّٰہ الحَمْدُ لا الٰہ الاّ اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملکُ ولہُ الحَمْدُ

اللّٰھم اھدِنی بالھُدٰی ونَقِنی بِالتَقوٰی واغفِرلِی فی الآخرۃ والاُولیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ ربّ العٰلمِین الرّحمٰنِ الرّحِیم مالِکِ یومِ الدّین ایّاکَ نعبدُو وایّاکَ نَستعِینُ اِھدِنَا الصّراطَ المُستقیم صِراطَ الّذِینَ اَنعمتَ علیھِم غیرِ المغضُوبِ علیھِم ولاَ الضّآلّین آمین

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ سیّدنا ومولاٰنا محمدٍ وعلیٰ آلِ سیّدنا ومولاَنا محمدٍ وبارِکْ وَسلّم صلوٰۃً وسلاماً کثیراً کثیراً

اللّٰهم صلّ علیٰ محمدٍ و علیٰ آل محمدٍ کماصلّیتَ علیٰ ابراہیمَ و علیٰ آلِ ابراہیمَ انّکَ حمیدٌمجیدو علینا معھم

ربّنا لا تؤاخِذنا اِن نسینا اوَاخطأنا ربنا ولا تحمِل علینا اِصرًا کماحملتہٗ علی الذین مِن قبلنا ربّنا ولا تحمِّلنا مالا طاقۃلنا بہٖ واعف عنّا

سوالی 'بھکاری' گنہگار' اقراری مجرم' اور سیاہ کالے اعمال کرنے والے' آپ کے دربار میں حاضر ہیں' معافی کے طلب گار ہیں' عرفات کی معافی لینے آئے ہیں۔

واعفُ عنّا واغفِرلنا وارحمنا

سبھی گناہ معاف کروانے آئے ہیں' جلوت کے خلوت کے سفر کے بھی حضر کے بھی معاملات کے معاش کے' جسم کے ہر حصے سے آپ کی نافرمانی کی ہے' گناہوں کے پہاڑ لے کے آئے ہیں ہمارے گناہوں نے ہمیں تباہ و برباد کردیا' کہیں کا نہیں چھوڑا' پوری امت پریشان ہے' ہمارے گناہوں سے بچے پریشان ہوگئے' حیوانات پریشان ہوگئے۔

ربّنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکوننّ من الخسرین ربنا لا تزِغ قلوبنا بعد اذھد یتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انّک انت الوھّاب لا الٰہ الّا انت سبحانک انّی کنت من الظّٰلمین

یا اللہ بے پناہ گناہ کئے ہیں حدو قصاص والے گناہ کئے ہیں' تیری ذات کبریائی کا واسطہ' اپنے حبیب جو تجھے محبوب تھے ان کا واسطہ' قرآن مجید

کا واسطہ' میدان عرفات اور اس وقوف کا واسطہ' یا اللہ! یہاں انبیاء نے دعائیں کی ہیں ہمارے اکابر ماں باپ ہمارے مشائخ اور تیرے مقبول بندے سبھی یہاں پر آئے اور جن جن کلمات سے انہوں نے استغفار کیا ہے ان کا واسطہ' معافی دے دیجئے معافی مل جائے گی تو نوازے جائیں گے' معافی نہ ملی تو دھکے لگ جائیں گے۔ یا اللہ! جب بندہ تین مرتبہ کہتا ہے ربّ اغفرلی آپ معاف فرما دیتے ہیں' ہم کہتے ہیں۔ ربّ اغفرلی ربّ اغفرلی رَبِّ اغْفِرلِی اَستغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم واَتوبُ اِلیہ

یا اللہ! اس استغفار سے سمندر کے جھاگوں کے برابر ریت کے ذروں کے برابر' درختوں کے پتوں کے برابر' آسمان کے تاروں کے برابر گناہوں کو آپ معاف فرما دیتے ہیں' یا اللہ! معافی دے دیجئے قبر و حشر کی ذلت و رسوائی سے بچا لیجئے' امتِ حبیب نسبت رکھتی ہے یا اللہ معافی لے کر جائیں' دھتکارے ہوئے نہ جائیں یہاں کی دھتکار بہت خطرناک ہے یہاں کی بے ادبی بہت خطرناک ہے' ہمارے حج کو مردود نہ فرمانا' ہماری لبیک کو مردود نہ فرمانا' تعلق جوڑنے آئے ہیں ہمارے بس کی بات نہیں تھی' ہماری سب حالت آپ کے سامنے کھلی ہوئی ہے آپ نے ستاری فرما رکھی ہے' آپ نے پردہ چاک نہیں فرمایا' احسان فرمایا' آپ کے فضل سے آئے ہیں ہماری یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو' ہماری توبہ کو قبول فرمانا' ہمارے اس حج کو مبرور فرمانا بہت مشکلوں سے آئے ہیں' ہمارے گناہوں نے خانہ

داری میں بچوں کے مستقبل میں روزگار میں رکاوٹیں پیدا کر رکھی ہیں' شامت اعمال ہے' ہمارے گناہوں نے تباہ و برباد کردیا۔ میرے پیارے اللہ' عرفات بلانے والے اللہ' بیت اللہ کی زیارت کرانے والے اللہ' مکہ مدینہ دکھانے والے اللہ' ایمان کی دولت دینے والے اللہ' رحیم و کریم اللہ ہم سب کو بخش دے بری فرمادے ہمارے ماں باپ کو بخش دے ہمارے بہن بھائیوں کو ہماری اولادوں کو ہمارے احباب کو' پوری دنیا کے مسلمانوں کو بخش دے' جن کو پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں وہ بھی محروم نہ رہ جائیں تیرے کتنے مقبول بندے یہاں موجود ہیں' ان کے طفیل معافی دے دے۔ یہاں آپ کے سوا کون بلا سکتا تھا؟ آپ ہی نے بلایا' ہمارا کون ہے آپ کے سوا' یہاں کے آداب میں جو کمی واقع ہوئی' وقوف میں جو غفلت ہوئی بخش دیجئے' سب کو معافی دے دیجئے' حج کو قبول فرما' تلبیہ کی دولت سے سرفراز فرما' آپ کے محبوب نبی نے جو دعائیں مانگی ہیں ان میں اور ان کے انوار و برکات میں ہمیں شامل فرما۔

لبّیک اللّٰھم لبّیک لبّیک لاشریک لک لبّیک اِنّ الحمدَ والنعمۃَ لک والملک لاشریک لک (تین مرتبہ)

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا و مولانا محمد و علیٰ اٰل سیّدنا و مولانا محمد وبارک وسلّم اللّٰھم اِنّی اَسئلک رضاک والجنّۃ واَعوذُبکَ مِنْ غضَبِکَ والنّارِ

اللّٰھم اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمینَ والمسلماتِ الأحیاءِ منہُمُ وَالاَمْوات اللّٰھم لاَ تدَعْ لَنا ذنباً الاّ غفرتہ ولاَ ھمّاً الاَّ فرّجتہ ولاَ دیناً الاّ قضیتہ ولاَ مریضاً اِلاّ شفیتہ ولاَ کربۃً اِلاّ کشفتہ ولاَ عیباً الاّ سترتہ ولا مبتلیً الاّ عافیتہ ولاَ حاجۃً من حوائجِ الدّنیا والآخرۃِ الاّ قضیتَہا یا ارحمَ الرّاحمینَ منزولُ بِکَ کلُّ حاجتہ۔ یا حیُّ یا قیومُ بِرَحمتِکَ نَستَغیثُ اَصلِح لَنا شأننا کلّہ ولاَ تَکِلنا اِلیٰ اَنفُسِنا طَرفۃ عینٍ

اللہ العالمین! ہمیں دونوں جہانوں کی بھلائی عطا فرما' عذاب نار سے بچا آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خیر کے سوال کئے ان کی خیر امت کو عطا فرما اور جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے ان سے امت کو پناہ دے۔ یا اللہ! ہماری مشکلات' پریشانیوں' اور دنیا بھر کی جن الجھنوں میں ہم پڑے ہوئے ہیں ان کو دور فرما ہم میں جو بیمار ہیں ان کو شفاء عطا فرما۔ قرضوں سے نجات دے دینا' رزق بڑھا دینا' یا اللہ! علوم نافعہ عطا فرما' اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما۔

اللّٰھمَّ وفّقنا لِماتحبّ وَترضیٰ مِنَ القولِ وَ العَمَلِ وَالفِعلِ والنیۃِ والہدیٰ اِنّکَ علیٰ کلِّ شیٍٔ قدیر ربنا اَتمِمْ لَنا نورَنا وَاغفِرلنا انّکَ علیٰ کلِّ شیٍٔ قدیرٌ۔

یا اللہ اس دنیا کی زندگی میں حیات طیبہ موعودہ جس پاکیزہ نیکیوں والی زندگی کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ ہمیں عطا فرما۔

یا اللہ ! شیطانی خیالات نے ہمیں ستا رکھا ہے' آپ کی نافرمانی پر اکساتے ہیں' ہمارے ایمان کو بگاڑنا چاہتے ہیں' ان سے پیچھا چھڑا دیجئے ایمان میں استحکام عطا فرمائیے' رذائل کی اصلاح فرمادیجئے' رذائل کو فضائل سے بدل دیجئے۔

ربّ ارحمهما کمار بّینی صغیرا ہمارے والدین جنہوں نے ہمیں پالا پوسا ان پہ رحم فرما۔ ہم نے ان کی حق تلفی کی قول و فعل سے اذیتیں پہنچائیں' بڑے مجرم ہیں۔ ہمیں معاف فرما ان کے درجات بلند فرما' عمر میں افزونی فرما۔

ربّنا هب لنا من ازواجنا وذرّیّتنا قرة اعین واجعلنا للمتقین اماماً

یا اللہ ہمارے مشائخ ' اساتذہ و والدین کے درجات بلند فرما ان کے احسانات کا صلہ اپنی شایان شان عطا فرما۔ تمام متعلقین' اہل خانہ اعزہ' اقرباء' بہن بھائی ان کی اولاد رشتہ دار والدین ان کے رشتہ دار اور پوری امت مسلمہ کو عرفات کی دعاؤں میں شامل فرما' ان کے لئے یہاں پہنچنے کے اسباب غیب سے پیدا فرما' یا اللہ ! بے اولادوں کو اولاد دے۔ جن کی اولاد ہے' اولاد کو صالح، آنکھوں کی ٹھنڈک بنا' گھر میں زن و شوہر کے تعلق کو بہتر بنا' چھوٹوں پر شفقت کی اور چھوٹوں کو بڑوں کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرما' نااتفاقیاں دور فرما۔ بچوں کو بچیوں کو نیک رشتے عطا فرما' رشتے ناطے کی تکالیف کو دور فرما' سب کے رزق میں کاروبار میں ملازمتوں

میں برکت اور ترقی عطا فرما' جوں جوں عمر بڑھتی جائے' جسمانی روحانی' مالی مادی نعمتیں بڑھاتے جانا' محتاجی اولاد کی بھی نہ ہو۔ ذلت اور طعن و تشنیع کی زندگی سے بچالے۔

اللّٰھم انّا نسئلک الھدیٰ والتّقیٰ والعفاف والغنیٰ اللّٰھم اَعِنّا علیٰ ذکرک وشکرکٗ وحسن عبادتک

لبّیک اللّٰھم لبّیک لبّیک لا شریک لک لبّیک انّ الحمد والنعمۃ لک والملکُ لاشریک لک (تین مرتبہ)

اللّٰھم صلّ علی سیّدنا و مولانا محمد و علیٰ اٰل سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلمْ اللّٰھم اجعلہٗ حجّاً مبروراً وزیارۃً مقبولۃً و سعیاً مشکوراً و ذنباً مغفوراً و تجارۃً لَنْ تبور یا اللہ! اس حج کو نیکیوں بھرا حج بنا دیجئے' ہماری دنیا بھی سنوار دیجئے آخرت بھی بنا دیجئے' جب وقت آخر آئے موت شہادت کی نصیب فرمانا' خاتمہ ایمان پہ فرمانا' زندگی کے آخری ایام خاک طیبہ میں نصیب فرمانا مجھے میرے اہل خانہ اولاد اور احباب کو مدینہ کی سکونت عطا فرما اور مٹی بقیع پاک کی عطا فرما۔ یا اللہ! مدینہ کی بھیک مانگتے ہیں' بھکاریوں کو مدینہ دے دے' دل میں مدینہ ڈال دے۔ ہم سب کے علم و عمل میں فہم دین میں ترقی عطا فرما' اخلاص و احسان عطا فرما' اعمال آخرت کی توفیق عطا فرما' ہماری ظاہری و باطنی ضروریات کو پورا فرما' دین کے کاموں کے لئے صحت و صلاحیت عطا فرما قریب بعید اور ابعد دین کا پیغام

پہنچانے کی توفیق عطا فرما' ہماری اولاد' احباب کو دین کے خدام میں محشور فرما' ہماری مساجد اور مدارس اور خانقاہوں کی حفاظت فرما۔ میرے تمام متعلقین کو صاحب نسبت بنا دیجئے۔

لبّیک اللھم لبّیک لبّیک لا شریک لک لبّیک انّ الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

یا اللہ! مسلمانوں کو شان و شوکت و غلبہ عطا فرما' تمام بلاد اسلام میں نظام اسلام کو قائم فرما' امت کے حالات آپ کے سامنے ہیں ہاتھ جوڑ کے التجا کرتے ہیں' امت کو امن و عافیت اور معافات عطا فرما دیجئے' یا اللہ! مسلمانان ہند و کشمیر و افغانستان' برما' صومالیہ' بوسنیا' شیشان و فلسطین اور جنوبی افریقہ کی نصرت فرما' جہاں جہاں امت مسلمہ آباد ہے' مظلوم ہے' سب کو آزادی کی نعمت اعمال صالحہ کیلئے عطا فرما' بیت المقدس کو آزاد فرما حرمین شریفین کی حفاظت فرما' زائرین کی مشکلات کو دور فرما' پاکستان میں نظام اسلام قائم فرما' وہاں صالحین کی حکومت قائم فرما' نسائی شر سے بچا لیجئے' ہمارے ایمان و یقین کی حفاظت فرمائیے' تقدیر پر راضی رہنا نصیب فرمائیے' تقدیر پر راضی رہنا نصیب فرما' جو مومن مرد و عورت جس حال میں ہے اگر وہ حال پسندیدہ ہے تو اس میں ترقی عطا فرمائیے' ناپسندیدہ ہے تو

بچا لیجئے' آفات و شرور سے ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں' حضور کی امت اور مسلمانوں کے دشمنوں کو مٹا دیجئے' امت حبیب ہمیشہ خوش رہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمایئے۔ حوض کوثر پہ ان کے دست مبارک سے جام کوثر نصیب فرمایئے' ہم سب کی جانب سے بے شمار بار مخلوقات کے سانسوں سے زیادہ تا ابد درود و سلام' آمنہ کے لال پر نازل فرمایئے' سبز گنبد کے مکیں کے توسل سے ہم سب کی دعاؤں کو قبول فرما لیجئے۔

اللّٰہم صلّ علیٰ سیّدنا و مولانا محمدو علیٰ اٰل سیّدنا و مولانا محمدو بارک وسلم ربّنا علیک توکّلنا و الیک انبنا و الیک المصیر

تمام مشاعر کی زیارت بقیہ مناسک کی ادائیگی آسان فرما دیجئے نیکی کا سلسلہ' حرمین کی حاضری کا سلسلہ ہماری نسلوں میں تا قیامت جاری رکھیے' ہمارے اس حج کو فلاح دارین اور خیر و برکات کا ذریعہ بنایئے' حرمین کی ہدایت کا حصہ پوری امت کو عطا فرمایئے۔ جتنے ملائکہ' جتنے رجال غیب یہاں آئے ہیں ان کی دعاؤں میں ہمیں شامل فرمایئے' یہ حج اکبر پوری امت کو مبارک ہو۔

اللّٰھمّ اجعلہٗ حجاً مبرورًا وزیارۃً مقبولۃً و ذنباً مغفورًا و تجارۃً لَنْ تَبُوْرَ

یا اللہ! آپ نے اس مقدس وقوف میں ہمیں جو دعاؤں کی توفیق دی

ہم ان کی قبولیت کا یقین رکھتے ہیں۔ الحمد للّٰہ الذی بنعمتہٖ تتمّ الصالحات اور اس نعمت پر شکر کرتے ہیں۔ آپ کی طرف سے شکر پر نعمت کی حفاظت اور ترقی کا وعدہ ہے' مزید توفیق ارزانی فرمایئے۔

اس سرزمین پر یہ عہد کرتے ہیں کہ بقیہ زندگی آپ کی مرضی کے مطابق گزاریں گے' ہمارے ظاہر و باطن کو اپنی مرضی کے مطابق بنا دیجئے۔

اللہم لک الحمد ولک الشکر سبحان ربّک ربّ العزّۃ عمّا یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للّٰہ ربّ العالمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بیان مزدلفہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

میدان مزدلفہ میدان مغفرت

توفیقِ الٰہی اپنے مرشد پاک کی برکت سے عرض یہ کرنا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں جتنی دعائیں کیں، سب قبول ہو گئیں، ایک دعا میدان عرفات میں قبول نہیں ہوئی اور وہ دعا یہ تھی کہ آپ بار بار عرض کرتے رہے:

اے اللہ! میرے کسی امتی سے زیادتی ہو جائے، ظلم کر بیٹھے تو اس کی بھی مغفرت فرما دیجئے اور وہ کس طرح؟ اس طرح کہ مظلوم کو جنت کی نعمتیں دے کر راضی کر دیجئے اور ظالم امتی کو بخش دیجئے، یہ دعا میدان عرفات میں قبول نہ ہوئی اور میدان مزدلفہ میں آج کی رات قبول ہو گئی، یعنی پہلے یہ اشکال تھا کہ ہو سکتا ہے ظالم کی مغفرت ہی نہ ہو، اب یہ اشکال ہمیشہ کے لئے جاتا رہا کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ مظلوم کو انعامات جنت سے نواز کر راضی کر دیا جائے اور زیادتی کرنے والے کی مغفرت و بخشش ہو جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ظالم کے حق میں بھی کس قدر شفقت فرمائی کہ اللہ جل شانہ سے یہ دعا قبول کرا کے رہے۔

جبریل امین آج کی رات مزدلفہ میں نازل ہوئے اور عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر کے رہیں گے' یہ ہمارا وعدہ ہے۔

رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ کبھی راضی نہ ہوں گے جب تک کہ ایک ایک امتی کو نہ بخشوالیں گے' اندازہ فرمایئے آپ کی شفقت امت کے حال پر کس قدر ہے کہ سارے دن کا اور ساری رات کا آرام قربان کردیا اور ظالم امتی کی بخشش کی جو صورت ہے اللہ تعالیٰ سے منظور کروالی' لہٰذا ہمارے دل میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بہت زیادہ ہونی چاہیے۔

حقوق النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار حقوق ہیں جن کا خلاصہ چار باتوں میں بیان کیا گیا ہے (۱) آپ کی محبت (۲) آپ کی عظمت (۳) آپ کی اطاعت (۴) آپ پر بکثرت درود شریف بھیجنا۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک رات کی برکت سے ہمیں ان چار باتوں پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

فضیلتِ وقوفِ مزدلفہ

حدیث شریف میں ہے کہ شبِ مزدلفہ شبِ قدر سے زیادہ افضل ہے' آج کی رات میں خصوصی طور پر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس میں بزرگوں نے فجر کے وقت نوافل اور دعاؤں کا خاص اہتمام کیا ہے لہٰذا آج کی رات انسان غفلت سے بسر نہ کرے بے شک آرام بھی کر لے یہ بھی اس کا حق صحت اور حق جسم ہے اسے بھی پورا کرے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدس راتوں میں آرام بھی فرمایا ہے' جب آپ نے فرمایا ہے تو ہمیں بھی آرام کرلینا چاہیے لیکن لمحات کو غفلت سے بسر نہیں کرنا چاہیے بلکہ جلدی اٹھ کر رات کے اخیر حصہ میں کچھ نوافل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عرضیاں اور درخواستیں پیش کر کے آئندہ کے لئے نجات کی کوئی صورت پیدا کرلیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ تو شب مزدلفہ جو شب قدر سے زیادہ افضل ہے اور ایسی مقدس رات جس کے لئے عالم اسلام تڑپتا ہے اللہ تعالیٰ نے بلا استحقاق آج ہمیں نصیب فرما رکھی ہے۔ اس کی جتنی بھی ہم قدر کریں کم ہے۔ اور وقوف مزدلفہ واجبات حج میں سے ہے اور وقوف مزدلفہ یہ ہے کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اگر ایک لمحہ بھی کم از کم کسی کو مزدلفہ میں مل جائے تو یہ واجب ادا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جب فجر کی نماز پڑھ کر اللہ کے سامنے رجوع کریں گے' چند لمحات اللہ کی یاد میں بیٹھ

جائیں گے تو یہ واجب ہم سے ادا ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام حاجیوں کے فرائض و واجبات عافیت کے ساتھ پورے کروائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ جھولیاں بھر کر یہاں سے انوار و برکات لے جانا نصیب فرمائے۔

مناسکِ حج

حج میں تین فرض ہیں (۱) نیت احرام حج (۲) وقوف عرفہ (۳) طواف زیارت ۔ الحمدللہ اللہ کا احسان ہے کہ دو فرض اللہ پاک نے ادا کروا دیئے' صرف ایک فرض طواف زیارت کا رہ گیا ہے۔ انشاء اللہ وہ کل ادا ہوجائے گا۔ اور چھ واجب ہیں۔

(۱) وقوف مزدلفہ (۲) رمی جمرات متمتع و قارن کے لئے قربانی (۴) اور حلق سب کے لئے اور عورت کے لئے قصر کہ ایک پورے کے برابر یا اس سے زائد بالوں کو کاٹ دے تو وہ حلال ہوجاتی ہے (۵) اور حج کی سعی (۶) اور طواف وداع' وطن جانے سے پہلے۔ تو الحمدللہ اللہ کا احسان ہے کہ ہم لوگ توفیق الٰہی سے حج کی سعی کر چکے اور آج نماز فجر کے بعد وقوف مزدلفہ کا واجب بھی ادا ہوجائے گا' اللہ تعالیٰ بقیہ فرض طواف زیارت اور جو واجبات ہمارے رہ گئے ہیں عافیت کے ساتھ پورے فرمائے اور خوب انشراح' مقبولیت اور انوار و برکات کے ساتھ واپسی عطا فرمائے' اس مقام

یہ اللہ پاک نے جو ایمان و اسلام کے خزانے رکھے ہیں ہم سب کو نصیب فرمائے' ہمارے والدین ہمارے مشائخ کی مغفرت فرمائے' ہماری اولاد کو صالح بنائے اور ہماری نسلوں کو یہاں کی حاضریاں دینے والا بنائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے' غفلت نہ برتئیے' ایسے مقامات کی غفلت محرومیت کا باعث بن جایا کرتی ہے' **وما علینا الا البلاغ المبین۔ واٰخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین**

مزدلفہ میں دعا

ربّنا لا تؤاخِذنا ان نسینا اواَخطأنا ربّنا ولا تحمِل علینا اِصرا کما حملتہٗ علی الّذین من قبلنا ربنا ولا تُحَمّلنا مالا طاقَتہ لنابہٖ واعفُ عنا و اغفِرْلنا وارحمنا انت مولانا فانصُرنا علی القوم الکٰفرین ربّنا ظلمنا اَنفُسَنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکوننّ من الخٰسرین اللّٰھم اَخرِجنا من الظلمات الی النور

اللّٰھم اَرِنا مناسکنا وتب علینا انک انت التّوّاب الرّحیم اللّٰھم اجعلہٗ حجّاً مبروراً وزیارۃً مقبولتہً وسعیاً مشکوراً وذنباً مغفوراً وتجارۃً لن تبور

اے اللہ! مشاعر مقدسہ کی زیارت کو قبول فرما۔

اے اللہ! اس حج کو مبرور فرما' اس کو ذریعہ نجات اور مغفرت کاملہ کا

سبب بنا' اے اللہ! ہم سب کی حاضریوں کو مشرف فرما۔ آئندہ بھی حاضریوں کی توفیق عطا فرما' یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو یا اللہ مہربانی فرما' تمام ارکان و مناسک کے اندر جو کوتاہیاں ہماری جانب سے ہوئیں ان سے درگزر فرما' ایک ایک رکن اور ایک ایک منسک کا ثواب کامل عطا فرما' یا اللہ! اس حج کو نیکیوں بھرا حج بنا دیجئے۔ یا اللہ! ہمارے اندر انقلاب آجائے' تبدیلی آجائے۔

یا اللہ! سنت والی زندگی شریعت کی غلامی والی زندگی ہمیں نصیب فرما یا اللہ! جس ستھری زندگی کا وعدہ آپ نے فرمایا' مقدس مقام پر ہم اس زندگی کا سوال کرتے ہیں' وہ حیات طیبہ موعودہ پوری امت مسلمہ کو نصیب فرما' سفر و حضر کے محسنین کو جزائے خیر عطا فرما دارین کی نعمتوں سے نواز دیجئے۔

یا اللہ! حرمین کا ادب نصیب فرما' ہر سال حج بیت اللہ اور سال کے درمیان بار بار زیارت حرمین اور عمرہ حرمین ہمیں نصیب فرما' ہمیں اپنا بنالے یا اللہ ہمیں ذاکرین و ذاکرات میں سے کردے' شاکریں و شاکرات میں سے کردیجئے۔ یا اللہ! اپنا دھیان نصیب فرما' عمل میں اخلاص و احسان عطا فرما' تمام امت کی عمروں میں افزونی فرما' مخلوق کی محتاجی سے بچالے' رزق حلال' وافر' کشادہ عطا فرما' رشتے ناطے کی تکالیف کو دور فرما' پوری امت مظلومہ کی مظلومیت کو دور فرما' ہنود و یہود و نصاریٰ کے منصوبے خاک میں ملا دیجئے اور مسلمانوں کو شان و شوکت و غلبہ عطا فرما دیجئے۔ دین کے

پرچم کو دین کے کلمہ کو اونچا کردیجئے اس مقدس مقام کی دعاؤں میں پوری امت کو شامل فرمایئے' اس مقام پر آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ نے' اولیاء امت نے' ہمارے بزرگوں نے جتنی دعائیں کی ہیں' ہم سب کو ان میں شامل فرمایئے' وہی درخواستیں وہی التجائیں آپ کے دربار میں ہم سب پیش کرتے ہیں۔

دعاءِ منیٰ

اللّٰہم انّا نسئلک من خیرِ ما سئلک منہ نبیّک محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ونعوذ بک مِنْ شرِّ ما استعاذک منہ نبیّک محمّدٌ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وانتَ المستعانُ وعلیک البلاغُ ولاَ حولَ ولا قوّۃ الا باللّٰہ اِھدِنا الصراطَ المستقیمَ اھدنا الصراطَ المستقیم اھدنا الصراطَ المستقیمَ ربّنا لاتُزِغ قلوبَنا بَعدَ اِذ ھَدَیتَنا وھَب لَنا مِن لدنک رحمۃً انک انتَ الوھّابُ

یا اللہ! آپ اپنی رحمت سے سب کچھ عطا فرمادیجئے' ہم آپ سے کیا مانگیں' ہمیں مانگنے کا ڈھنگ بھی نہیں آتا' اس مقام کی یہ آخری دعا ہے یا اللہ! آئندہ بھی توفیق دینا' محروم نہ فرمانا' یا اللہ! اب بھی آپ ہی نے بلایا ہے' آئندہ بھی آپ ہی بلائیں گے' ہمارے بس کی بات نہیں' اپنی شان کے مطابق ہم فقیروں کو نوازدیجئے' اپنے پاس سے بہت کچھ دے دیجئے'

دھتکارے ہوئے نہ جائیں نوازے ہوئے جائیں' ہماری حاجات و مشکلات سب آپ کے سامنے ہیں' اس مقام کی عظمت کا واسطہ نواز دیجئے۔

ربّنا اَتمم لنانورنا واغفرلنا اِنّک علی کل شئی قدیر اللّٰھم و فقنا لِماتحبّ وترضیٰ من القولِ والعملِ والفعلِ والنیتہِ والھدیٰ انک علیٰ کلّ شئیٍ قدیر

الحمد للّٰہ الذی بنعمتہٖ وفضلہٖ و عزتہٖ و جلالہٖ تتمّ الصالحاتُ الحمد للّٰہ کثیرا الحمد للّٰہ کثیرا الحمد للّٰہ کثیرا

یا اللہ ! ہم کمزور و ضعیف ہیں کتنی مہربانی فرمائی' کس قدر آسان فرمادیا' ایک ایک نعمت پر شکر کرتے ہیں' ایسا شکر کرتے ہیں جیسا کرسکتے ہیں' ہمارے اندر خامیاں ہیں' ہمارے شکر میں صبر میں بھی خامیاں ہیں ان کو دور فرمادیجئے ہمارے رذائل کو فضائل سے بدل دیجئے' یا اللہ ! رزق حلال عطا فرما' صحیح تقویٰ صحیح تواضع عطا فرما' ہماری اصلاح فرمادیجئے' یا اللہ ! مخلوق کی محتاجی سے بچالیجئے کاروبار میں ملازمتوں میں ترقی ہو ہم سب کے علم و عمل میں ترقی ہو' بچے امتحان میں کامیاب ہوں' سب کا مستقبل اچھا بنادیجئے' اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک بنے' بیماروں کو شفا عطا فرمادیجئے' معذوری' محتاجی سے بچادیجئے' یا اللہ ! جسمانی و روحانی روگ آپ کے علاوہ کون دور کرسکتا ہے' ان کو دور فرمادیجئے' آنکھیں بھی قابو میں رہیں' کان اور زبان بھی قابو میں رہیں' یا اللہ ! ان اعضاء سے بہت گناہ کیے ہیں

جو بے شک آپکی بہت بڑی نعمتوں کا ناجائز استعمال ہے' چھوٹے' بڑے' نئے پرانے ہر قسم کے گناہوں پر شرمسار ہیں' نادم ہیں' آپ کی توفیقات پر شکر گزار ہیں' مزید توفیقات کے طالب و محتاج ہیں۔ الہ العالمین! ہم جتنے بھی حاضر ہیں ہمارے والدین' بہن بھائی' اولاد' ہمارے متعلقین اور دعاؤں کی التجائیں اور درخواستیں کرنے والے' پیچھے رہ جانے والے' سب کو دعاؤں میں شامل فرما۔

سب کو حج مبرور اور زیارت مقبولہ سے نوازدیجئے' الہ العالمین! آپ سے یہی التجا ہے ہمارا وقت آخر اچھا کردیجئے' ابتدائی زندگی سے آخری زندگی کے ایام ایسے کردیجئے جو آپ کو پسند ہوں' زندگی کے آخری ایام خاک طیبہ میں نصیب فرما' مجھے اور میرے متعلقین' اہل خانہ اولاد سب کو مدنی بنادیجئے' بقیع شریف کی سکونت عطا فرمادیجئے' سفر حضر کے محسنین کو دارین کی بہترین نعمتیں عطا فرما' جہاں رشتوں کی ضرورت ہے صالح رشتے عطا فرما' بے اولادوں کو صالح اولاد عطا فرما' بیماروں' معذوروں کو شفا عطا فرما۔ ملک کے اندر امن و امان عطا فرما' تمام بلاد اسلام میں نظام اسلام قائم فرما' مسلمانان ہند و کشمیر' برما' صومالیہ' فلپائن' بوسنیا کے مسلمانوں پر رحمت نازل فرما' فلسطین و کشمیر کے مسلمانوں کو آزادی عطا فرما' حرمین شریفین کی خاص حفاظت فرما' سعودی حکومت سے مزید کام لیجئے اور دین کے کام کے لئے صلاحیت عطا فرمایئے جو کام انہوں نے آپ کی رضا کے لئے

کئے ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ شرف قبولیت عطا فرما۔ پاکستان' بنگلہ دیش' اور ترکی میں عورتوں کی حکومتوں کا خاتمہ فرما' ان تینوں وزرائے اعظم کو بے نام و نشان کردیجئے' نیک مردوں کی حکومت عطا فرمائیے' ہمیشہ اسلام کا پرچم اونچا رہے' دشمنان دین کے منصوبے خاک میں ملا دیجئے نیست و نابود فرما دیجئے' ان کے شرور و ظلم سے بچا لیجئے' مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق عطا فرمائیے'

یا اللہ! ہم سب کی حاضریوں کو قبول فرمائیے' جب تک زندہ رہیں صحیح سالم ایمان کے ساتھ رہیں اور خاتمہ مغفرت کاملہ کے ساتھ ہو اور حسن خاتمہ نصیب فرمائیے۔ قبر و حشر کے عذاب سے بچا لیجئے۔

مسلمانان جنوبی افریقہ کو مزید مسلم نواز حکومت عطا فرمائیے۔ جہاں کہیں بھی امت آباد ہے' امت کو دین کا داعی بنا دیجئے' خالص دینی جماعتیں' خانقاہیں دینی مدارس و مساجد قیامت تک آباد رکھنا ہمیں دین کا خادم بنا دیجئے اس مشعر مقدس پر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ بقیہ زندگی شریعت کے حکموں کے مطابق بسر کریں گے دین کی خدمت کریں گے اور خدام دین کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہماری اولادوں کی اصلاح فرما دیجئے دیندار اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیجئے۔ مکروہات و ممنوعات سے بچا لیجئے' ہمارے گھروں سے خواہشات و منکرات نکال دیجئے' شادی و غمی میں شریعت کی بالادستی ہو' شریعت چلے ہماری طبیعت نہ چلے طبیعت کی غلامی سے نجات

عطا فرمایئے۔ ہمارا ظاہر و باطن سنت کے مطابق ہو جب تک یہاں قیام ہے زیادہ سے زیادہ یہاں کا فیضان سمیٹنے کی توفیق عطا فرمایئے مدینہ طیبہ کی زیارت نصیب فرمایئے۔ حضور کی محبت' عظمت اور اطاعت نصیب فرمایئے' بکثرت درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے والا بنا دیجئے آپ کی محبت میں دیوانہ کر دیجئے۔

اشرف کلینک عارفی ہومیو کلینک کو قبول فرمالیجئے مکتبۃ النور اور بیت الاشرف کی دینی خدمات کو قبول فرمالیجئے' مومن مسجد کو دین کا مرکز بنا دیجئے' مہمان خانہ کی ضروریات بعافیت پوری فرما دیجئے' مسیح الامت کے مشن کو آخری سانس تک ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمایئے' جامعہ قرآنیہ جامعہ فرقانیہ' جامعہ اشرفیہ جامعہ امدادیہ اور جتنے دینی مدارس ہیں سب کی تعمیری تعلیمی تدریسی اخلاقی ظاہری و باطنی ضروریات کو پورا فرمایئے' کام کرنے کی مزید صحت و صلاحیت عطا فرمایئے دونوں جہاں میں عافیت عطا فرمایئے۔

یا اللہ! ہم سب کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمایئے۔

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم و تب علینا انّک انت التوّاب الرّحیم و صلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ محمد و اٰلہ و اصحابہ اجمعین اٰمین برحمتک یا ارحم الراحمین

واٰخر دعوانا اَن الحمد للّٰہ ربّ العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

افادات

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ خاص

مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ النور پوسٹ بکس ۱۳۰۱۲

شارع فیصل، کراچی ۷۵۳۵۰ پاکستان

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ؕ

مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً کے سفر کی نیت

توفیق الٰہی اپنے مرشد پاک کی برکت سے' اس وقت کی نشست میں مدینہ طیبہ کے سفر کے بارے میں چند باتیں عرض کی جا رہی ہیں۔

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے نیت کیا کی جائے ----؟ ایک مرتبہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں یہ بات چل رہی تھی کہ مدینہ طیبہ جب جائیں تو نیت کیا کریں----؟ بعض اہل علم کی رائے یہ تھی کہ مدینہ طیبہ کی زیارت کی غرض سے سفر کریں۔ بعض نے کہا کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کریں---بعض

علماء نے اس پر کہا کہ روضہ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کریں۔ تمام تر گفتگو پر حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ ارے بھائی! یہ فیصلہ کرو کہ مدینہ کو' مسجد نبوی کو' روضہ اقدس کو فضیلت کس ذات گرامی سے حاصل ہوئی ----؟ ظاہر ہے کہ نبی الرحمتہ' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے مدینہ کو فضیلت حاصل ہوئی' مسجد نبوی کو فضیلت حاصل ہوئی اور روضہ اقدس کو فضیلت حاصل ہوئی۔ فقیر تو یہ چاہتا ہے کہ جس ذات کی وجہ سے ان مقامات کو فضیلت حاصل ہوئی ہے' کیوں نہ اسی ذات کی زیارت و ملاقات کی غرض سے مدینہ جایا جائے۔

ایک بات تو ہمیں یہ حاصل ہوئی کہ الحمدللہ میں نے نیت کرلی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و ملاقات کی نیت سے مدینہ طیبہ جارہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے جارہا ہوں۔ وہ میرے میزبان ہوں گے اور میں ان کا مہمان ہوں گا۔

اور ایک بات میرے حضرت نے فرمائی۔ دیکھنا ہروقت باوضو رہنا اور ہروقت درود شریف پڑھتے رہنا اور ایک بات حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی' فرمایا کہ جب مدینہ طیبہ کا سفر ہو تو مدینہ کے سفر میں ایک ہزار مرتبہ "سورۃ الکوثر" کی تلاوت کرنا۔ اس عمل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور آپ پر جو انعام عظیم ہوا' ذات باری تعالیٰ کا اس انعام عظیم کا ذکر اور آپ کی عظمت کا بیان اس سورت

میں ہے۔ آپ اس سے بہت خوش ہوتے تھے۔ تو حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سفر میں جاتے ہوئے ایک ہزار مرتبہ "سورۃ الکوثر" پڑھ لے اور اس کا ثواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو بخش دے۔

سفر مدینہ طیبہ

بندہ جب عازم سفر ہوا تو حضرت عارفی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عارفی نے فرمایا کہ نذرانہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد اتنی سی بات آپ اور عرض کر دینا۔

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔

غم بے مائیگی' شرم گناہ' بے تابی ہجراں
یہ سارا قافلہ منزل بمنزل لے کے آیا ہوں

یعنی اپنی نالائقی کا غم' گناہوں پر ندامت' آپ سے دور رہا اس دور رہنے کی بے تابی اور بے چینی' اتنا عرض کر دینا پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے!
الحمد للہ! یہ ناچیز اپنے اکابر کی ان ہدایات کو لے کر مدینہ طیبہ روانہ ہوا۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سفر میں جہاں بھی ٹھہرنا ہوتا تھا اور نماز کا وقت ہوتا تھا' آپ ہر نشیبی اور کھلے میدان میں نشیبی علاقے میں نماز ادا فرماتے تھے۔ اس کی بھی توفیق ملی۔ اے اللہ! یہاں کی

برکتیں ہمیں نصیب فرما! ذات باری تعالی نے ہر جگہ برکتیں رکھی ہیں۔ تو وہاں کی برکتیں مانگتے جاتے تھے۔ الحمدللہ اس کی بھی توفیق ملی۔ مدینہ طیبہ جب قریب آیا دل میں اللہ نے عجیب بات ڈالی۔

مدینہ قریب آرہا ہے
بلندی پہ اپنا نصیب آرہا ہے

افوہ! کہاں یہ مدینہ' کہاں یہ کمینہ! یہ بات بھی اللہ نے دل میں ڈال دی۔ کہاں یہ مدینہ! کہاں یہ کمینہ! ایسی ہمت تجھے کہاں سے حاصل ہوگئی! کیا منہ لے کے تو آپ کی خدمت میں جارہا ہے؟ گریہ طاری ہوگیا' آہ و بکاء شروع ہوگئی۔ ایک طرف حاضری کا اشتیاق اور دوسری طرف اپنی نالائقیاں سامنے۔ اب کیا کریں۔ کیا منہ لے کر حاضر ہوں' نامعلوم اپنی زندگی کے اندر آپ کے کتنے طریقوں کی خلاف ورزیاں کی ہیں۔ کتنی سنتوں کو پامال کیا ہے۔ جس محبوب کے طریقوں کی خلاف ورزیاں کی ہیں۔ کتنی سنتوں کو پامال کیا ہے۔ جس محبوب کے طریقوں کی مخالفت کی ہو' جس کی سنتوں کو پامال کیا ہو آج اسی کے پاس جارہا ہوں۔ کس منہ سے جاؤں۔ یہ منہ اس قابل ہے کہ ان کے سامنے لے جاؤں۔ عجیب پیچ و تاب کی کیفیت ہوگئی۔ تو نے یہ کیا کیا؟ کہاں کی حاضری کی ہمت کی؟ کیا تو اس قابل ہے؟

ایک بزرگ کا ایک مصرعہ رہنما ثابت ہوا اور اس سے ڈھارس بندھی۔ مصرعہ اولیٰ تو مجھے یاد نہیں رہا فرمایا۔

ظلمتیں لے کر ہی چلو مرشد کامل کے پاس

ظلمتیں لے کر ہی چلو مرشد کامل کے پاس۔ افوہ! بات سمجھ میں آگئی کہ تو ناپاک ایک بحرِ ذخار کے پاس جارہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس بحر میں جو بھی غوطہ لگائے گا' پاک ہوجائے گا' پہلے سے کس طرح پاکی کا تصور؟ ارے! جب تو ظلمتیں لے کر جارہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ظلمتیں وہاں پہنچ کر مٹ جائیں گی۔

اور قرآن مجید کی یہ آیت بھی ذہن میں آئی۔

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو اور جب تم سے گناہ سرزد ہوجائے تمہیں چاہئے کہ تم ہمارے رسول کے پاس آکر ہم سے استغفار کیا کرو' اور جب تم ایسا کرو گے تو ہمیں توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا پاؤ گے۔

مدینہ طیبہ میں

الحمدللہ میری ہمت ہوگئی' اور جب سرزمین پاک پر پہلا قدم پڑا تو دل میں یہی بات آئی کہ توفیق الٰہی' اپنے شیخ کی برکت سے آج مدینے میں داخل

ہوا' بلکہ جنت میں داخل ہوگیا۔ جائے قیام پر سامان رکھا۔ جلدی جلدی غسل کیا۔ کپڑے تبدیل کئے اور دربار رسالت کی طرف خوشبو لگا کر' خراماں خراماں جا رہے ہیں۔ درود شریف پڑھتے ہوئے' زندگی کی دیرینہ آرزو! یا اللہ! وہ سبز گنبد کیسا ہوگا! جس کے مکیں ایسے ہیں! اللہ اکبر! اور اس کے زیر سایہ تین برگزیدہ ہستیاں ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خمیر بنایا۔ اور ایک ہی خمیر سے مجھے بھی بنایا' ابوبکر کو بھی بنایا اور عمر کو بھی بنایا۔ ایسی ہستیاں جو ایک ہی خمیر سے بنائی گئی ہوں! یا اللہ! میرے نصیب جاگ اٹھے۔ یا اللہ! ایک ذرۂ ناچیز پر' ذرۂ بے مقدار پر آپ نے کتنا کرم فرمایا! عالم امکان میں مجھ نالائق کے لئے اتنا بڑا کوئی شرف نہیں ہے جو آپ نے مجھے اس وقت عطا فرمایا ہے۔ یا اللہ! میں نظروں کی وہ کون سی پاکیزگی لاؤں جس سے تیرے محبوب کے روضہ کی زیارت کرسکوں۔ یا اللہ! یہ آلودہ نظریں کس طرح غیر آلودہ ہوں گی۔ یا اللہ! کاش مجھے ایسے آنسو عطا فرما دیجئے کہ میری نظروں کی آلودگی دور ہوجائے کثافت دور ہوجائے' نجاست دور ہوجائے' ناپاکی دور ہوجائے تاکہ تیرے محبوب کے روضہ کو یا اللہ! میں ادب کے ساتھ دیکھ سکوں۔ یہ دعائیں کرتا ہوا جا رہا تھا۔ شریعت نے بتلایا کہ کوئی بھی دروازہ لازم نہیں ہے جس سے داخل ہوا جائے۔ جس دروازے سے آسانی ہو اس دروازے سے داخل ہوجائے۔

ہاں! ہمارے بعض اولیاء کی عادت رہی ہے کہ باب جبریل سے داخل ہوتے تھے۔ لیکن دیکھنا! اگر اس دروازے کی تلاش میں دشواری ہو۔ تم ناواقف ہو' پہلی بار آئے ہو' یا وہاں پہنچ کر کسی اور کو تکلیف دو۔ ایسا انداز مت اختیار کرنا۔

اور پھر شریعت نے رہنمائی کی کہ اس پاک دربار کے آداب میں سے یہ ہے کہ اس پاک دربار میں روضہ شریف کے بعد' جو سب سے اونچی جگہ ہے وہ ہے ریاض الجنتہ۔ تم پاک دربار کی قابل نہیں ہو۔ پہلے "ریاض الجنتہ" میں آجاؤ اور جنتی بن جاؤ' جنتی بن کر اب تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ ہمارے محبوب کو اپنا منہ دکھا سکو۔ ایک آدمی نے مہربانی کی' اللہ نے اس کے دل میں محبت ڈالی اور اس نے دیکھتے ہوئے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے مولانا آپ پہلی دفعہ آئے ہیں۔

(میں نے کہا) ہاں! بھائی : پہلی دفعہ آیا ہوں' اور ابھی ابھی حاضر ہوا ہوں۔

(اس نے کہا) : پھر میں اپنی جگہ چھوڑے دیتا ہوں' آپ یہاں نفل ادا کرلیں۔

یا اللہ! میرے نصیب جاگ اٹھے۔ کیا کرم فرمائی ہے۔ کیا ذرہ نوازی ہے۔ یا اللہ! کیسی لا محدود آپ کی رحمتیں ہیں کیا ذرہ نوازی ہے۔ یا اللہ! کیسی لا محدود آپ کی رحمتیں ہیں! آپ نے ریاض الجنتہ میں سجدہ ریز

ہونے کی، سربسجود ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ یا اللہ! آج مجھ ناچیز ،نالائق کا سجدہ کہاں پر ہے! جہاں پر سجود صحابہ ہیں۔ یا اللہ! میں کس جگہ سجدہ کر رہا ہوں! عالم امکان میں مجھ جیسے نالائق کے لئے اتنا بڑا کوئی شرف ہو نہیں سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سجود صحابہ پر سجدہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں

الحمدللہ! میں نے ظن غالب میں یہ محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جنتی ہونے کا معاملہ فرمایا ہے۔ اور "مواجہ شریفہ" میں پیش ہونے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ بس وہاں سے روتا ہوا اور لرزتا ہوا۔ روتا لرزتا۔ روتا لرزتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے حاضر ہوا۔

مجھے علامہ سید سلیمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ یاد آئے کیا فرماتے ہیں۔

مکی مدنی ہاشمی مطلبی ہے
آدم کے لئے فخر یہ عالی نسبی ہے
آہستہ قدم، نیچی نگاہ، پست ہو آواز
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے

میرے حضرت نے ایک نصیحت فرمائی تھی کہ دیکھو! جب کسی کے مزار پر جاؤ' یہ اندازہ کرلیا کرو کہ زندگی میں حاضر ہوتا تو میں کتنا قریب ہوتا' بس جو بات دل میں آئے اس پر عمل کرلیا کرو۔ میں آپ کی حیات دنیاوی میں حاضر ہوتا تو ظاہر تھا کہ میں بہت دور بیٹھتا بہت قریب نہ بیٹھتا۔ لہٰذا جہاں پر قدموں میں لرزہ طاری ہو' رکاوٹ سی آئے' وہیں ٹھہر جانا چاہئے' بس تیرے لئے قرب نبوی وہیں پر ہے وہیں ٹھہر جاؤ۔

ساری کائنات کے اندر ایسی کوئی جگہ نہیں کہ جس مقام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں' جلوہ افروز ہیں۔ ساری کائنات میں اس درجے کی کوئی جگہ نہیں' یہ جگہ بیت اللہ سے افضل ہے۔ عرش الٰہی سے افضل ہے۔ کرسی الٰہی سے افضل ہے۔ ساری کائنات میں سب سے افضل مقام وہی ہے جہاں پر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں' صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ تعالیٰ نے کہاں پہنچا دیا! کون سا سلام پیش کروں آپ کے سامنے! یا اللہ! آپ میرے دل میں ڈال دیجئے کہ میں کون سا سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کروں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا کہ اے میرے بندے جب میرے حبیب لیلتہ المعراج میں میرے پاس آئے تھے۔ جو سلام میں نے کیا تھا' وہی سلام تم کرو۔ **السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ** بس میں نے یہی سلام پیش کیا۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

بس یہ سلام پیش کرنا تھا کہ آپ کا حلیہ مبارک میرے دل میں آگیا۔ سبحان اللہ! کیسا وجیہ چہرہ انور ہے! واہ! واہ! سفید لباس ہے' ریش مبارک جو ہے ایسی حسین ہے جس کو الفاظ کے اندر بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ سبحان اللہ! ذات باری تعالٰی نے آمنہ کے لال کو کیا حسن عطا فرمایا ہے۔ سبحان اللہ! کیسے سرخرو ہیں! سبحان اللہ! کیسے سفید رو ہیں! سر پر گول ٹوپی زیب تن فرمائے ہوئے! واہ! واہ! آنکھیں بہت ہی لطیف اور باریک سرمہ سے سرگیں ہیں! اور اپنے زائر کی طرف نظر فرما رہے ہیں! اپنے امتی کو دیکھ رہے ہیں۔ ایک عاشق کے لئے مرمٹنے کا مقام ہے۔ ایسی ہستی گرامی قدر! کتنی بڑی بات ہے! ہم ناقص' ہماری نظریں ناقص۔ ہم کیا دیکھ سکتے تھے۔ یہ تھوڑی بات ہے کہ ایک نالائق امتی کے اوپر' ایک گناہ گار امتی کے اوپر آپکی نظر کامل پڑ جائے' بہت بڑی بات ہے! الحمدللہ! ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ چاہے ان آنکھوں نے آپ کو نہ دیکھا' ہمارا ایمان ہے آپ پر' کہ آپ کی نظریں اس نالائق چہرے پر ہیں' اللہ تعالٰی اس نسبت کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت نے فرمایا کہ سلام کے ساتھ صلوۃ کا بھی اضافہ کرنا چاہئے' میں نے عرض کیا :

الصلوۃ والسلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ ○

○ حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے "یا سیدی" کا اضافہ فرمایا' حضرت والا احسان فرما گئے۔

اَلصَّلوٰۃُ والسلامُ علیکَ یا سیّدی یا نبیَ اللّٰہ

اَلصَّلوٰۃُ والسلامُ علیکَ یا سیّدِی یا حبیبَ اللّٰہ

الصلوٰۃ والسّلامُ علیکَ یا سیّدی یا سیدَ المرسلینَ و رحمۃُ اللّٰہِ و برکاتُہ

اسلاف کے زمانہ میں طویل سلام پیش نہیں کیا جاتا تھا' سلام پیش کرنے کے بعد معاً" دل میں بات آئی کہ :

یا اللہ! آپ نے کہاں پہنچادیا! اور میں کن کے قدموں میں حاضر ہوا ہوں! آج میں ان کے قدموں میں حاضر ہوں جن کی شان یہ ہے۔

○ یَتلُوا عَلَیہِم اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیہِم وَیُعَلِّمُہُمُ الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ

یا رسول اللہ! یہ آپ کے منصبی فرائض کہ آپ آیات کی تلاوت فرماتے ہیں' تزکیہ فرماتے ہیں' ہماری خباثت کو دور فرماتے ہیں' ہمیں پاک و صاف کرتے ہیں' علم کتاب عطا فرماتے ہیں' حکمت و معرفت عطا فرماتے ہیں' میں آپ کی صحبت پاک میں یہ انعامات لینے حاضر ہوا ہوں۔

اور فوراً" ہی دل میں بات آئی کہ نالائق! کیوں نہیں اپنے ایمان کی تجدید کرلیتا؟ فوراً" میں نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ! آپ صحابہ کے ایمان کے گواہ ہیں' میں بھی آپ کا امتی ہوں' میں اپنے ایمان کی تجدید آپ کے سامنے کرتا ہوں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ○

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ' لا شریک لہ' و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا' و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولا نبیا ○

آپ میرے ایمان کے گواہ ہو جایئے' اور میرے ایمان کو وہ درجہ عطا کروا دیجئے کہ جو غیر متزلزل ہو' میرا ایمان آخری وقت تک محفوظ رہے' اور سالم رہے' اور یہ میں آپ سے التجا کروں گا۔ اور میں آپ سے بڑی امیدیں لگا کر آیا ہوں' شفاعت کا طلب گار ہوں' شفاعت کا امیدوار ہوں۔

☆☆☆☆ شفاعت یا حبیبَ اللہ ☆☆☆☆

☆☆☆☆ شفاعت یا نبی اللہ ☆☆☆☆

☆☆☆☆ شفاعت یا خاتَم الانبیاء ☆☆☆☆

آپ کی شفاعت سے ہمارا بیڑا پار ہو گا' بغیر آپ کی شفاعت کے ہمارا کام نہیں بن سکتا' اور اب تک جو ہم نے آپ کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے اس پر میں نادم ہوں' میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ عدول حکمی نہیں ہو گی۔

یا رسول اللہ! معاف فرما دیجئے' آئندہ عدول حکمی نہیں ہو گی' ظاہر و باطن میں آپ کی سنت اور طریقہ کے مطابق بناؤں گا۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ بقیہ زندگی آپ کے دین کی خدمت میں بسر کروں گا۔

یا رسول اللہ! میں آپ کے دربار سے خدمت دین کے لئے صلاحیت لے کے جاؤں گا' مجھے وہ صلاحیت عطا فرما دیجئے' میں بڑی امیدیں لگا کر آیا ہوں' میں آپ کا مہمان ہوں' میں مدینہ کے ایک ایک انعام کا محتاج ہوں' مستحق نہیں ہوں محتاج ہوں۔ نظر کرم فرما دیجئے! یہاں آنے والا جیسا نوازا جاتا ہے گو میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن آپ کے کرم سے مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ویسا نوازا جا سکتا ہے۔ آپ مجھے نواز دیجئے! آپ ساقی کوثر ہیں' آپ نوشہ محشر ہیں' مہربانی فرمائیے!

یا رسول اللہ! اپنے دست مبارک سے جام کوثر' اس ہولناک مناظر کے میدان کے اندر عطا فرمائیے گا' میرا بیڑا پار صرف اسی سے ہوگا کہ آپ کی نظر کرم مجھ پر ہو جائے' شفاعت کا وعدہ فرما لیجئے۔

میں بہت سوں کے سلام لے کر آیا ہوں' فلاں ابن فلاں' فلاں ابن فلاں' فلاں ابن فلاں نے سلام پیش کیا ہے ان کا سلام قبول فرمائیے اور حاضری کے لئے عرض کیا ہے' نظر کرم فرمائیے! دعا فرما دیجئے ان کو بھی حاضری نصیب ہو جائے۔ اور بہت سے ایسے لوگ جو آپ پر ایمان لائے ہوئے ہیں' آپ کے امتی ہیں۔ اور وہ تڑپتے ہوئے رہ گئے ہیں' انہوں نے بھی سلام پیش کیا ہے۔ چلتے چلتے بہت سوں نے حاضری کی آرزوئیں اور التجائیں پیش کی ہیں وہ بھی میں آپ کے دربار میں پیش کرتا ہوں آپ نظر کرم فرمائیے! آپ میری حاضری کو قبول فرمائیے' اور جو پیچھے تڑپتے ہوئے

رہ گئے، جن کی دعاؤں سے میں حاضر ہوا ہوں ان کے لئے بھی نظر کرم فرمایئے! ان کے لئے بھی دعا فرما دیجئے، جب تک میرا قیام ہے میں حاضر ہوتا رہوں گا، آپ میری حاضریوں کو پسند فرمالیجئے!

یقینی بات ہے کہ میرے اندر ادب کی کمی ہے اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ یا رسول اللہ! پورے طور پر اس پاک دربار کا ادب مجھ سے نہیں ادا ہو سکتا، حق ادب میں میری جانب سے جو کوتاہی رہ جائے اس کو درگزر فرما دیجئے، مجھے معمولی بچہ سمجھ کر، اپنا ادنی امتی سمجھ کر، یا رسول اللہ! درگذر فرما دینا، آپ کے اس پاک شہر میں جہاں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے، میں رہنے کے قابل نہیں ہوں، یہ چند روزہ حاضری جو ہے مجھے نالائق امتی سمجھ کر جو بھی اتلاف حق ہو اس سے درگذر فرما کر، نواز کے واپس کرنا، اور اپنی خوشیوں کے ساتھ واپس کرنا

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، یہ حاضری میری آخری حاضری نہ ہو، مہربانی فرمایئے، نظر کرم فرمایئے، بارگاہ خداوندی میں میرے لئے عرض کر دیجئے کہ اس کے بعد، پھر اس کے بعد، پھر اس کے بعد، پھر اس کے بعد، پھر اس کے بعد، بار بار میں آپ کے پاک دربار میں حاضر ہوتا رہوں، قرآن مجید کے ساتھ، میرا مضبوط تعلق رہے، تزکیہ میرا ہو جائے، رذائل کی اصلاح ہو جائے، علوم دین مجھ کو حاصل ہوں، حکمت و معرفت مجھ کو حاصل ہو، میں آپ کی صحبت پاک میں یہ انعامات لینے کے لئے آیا ہوں۔

بس! اتنا عرض کرکے پھر شیخین کی طرف بھی متوجہ ہوجائے اور سلام کرے۔

السلام علیک یا ابابکر'

السلام علیک یا امیر المومنین' یا ابابکر الصدیق' رضی اللہ تعالیٰ عنہ

السلام علیک یا تاج العلماء'

السلام علیک' یا صہر النبی المصطفیٰ'

السلام علیک' یا خلیفۃ الاول' رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مختصر سلام پیش کرے اور عرض کرے۔

یا سیدنا' ابوبکر الصدیق' رضی اللہ تعالیٰ عنہ' آپ کا بڑا درجہ ہے' بڑا درجہ ہے' آپ ہی کے لئے تو اللہ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ارحم امتی بامتی ابوبکر○

آپ بہت رقیق القلب ہیں' بہت نرم دل ہیں' بہت رحم دل ہیں' میں آپ کی صحبت پاک میں یہ رحم دلی اور رقت قلبی لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں' آپ کو انتہائی قرب حاصل ہے' میری سفارش فرما دیجئے جو میں نے التجائیں کی ہیں' اس سلسلہ میں میری سفارش فرما دیجئے۔

اب سیدنا فاروق اعظم کی طرف متوجہ ہوجایئے :

السلام علیک یا عمر'

السّلام عليك يا خليفته الثانى'

السّلام عليك يا تاج العلماء'

السّلام عليك يا امير المومنين'

السلام عليك يا صهر النبيّ المصطفىٰ' ورحمته اللّٰه وبركاتهٗ

آپ کی بھی بڑی عجیب شان ہے' آپ بڑے درجے کے آدمی ہیں' آپ کے لئے کیا فرمایا :

اَشدّهم فی اَمرِ اللّٰہِ عُمَرُ ○

دین کے اندر آپ انتہائی مضبوط ہیں' دین میں آپ کو کمال درجے کی مضبوطی اور استقامت حاصل ہے' بس! میں آپ کی صحبت پاک میں یہ مضبوطی اور استقامت لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں' اور آپ کو انتہائی قرب حاصل ہے' آپ میری التجائیں' اور درخواستیں جو میں نے پیش کی ہیں' سفارش فرما دیجئے' سفارش حدیث کی رو سے جائز کاموں میں اور مستحسن کاموں میں سنت ہے۔ لہٰذا سفارش کے لئے آپ شیخین سے عرض کرسکتے ہیں سفارش فرما دیجئے' آپ کی ذرا سی توجہ ہوجائے گی اور مجھ نالائق کا بیڑا پار ہوجائے گا۔

اب دعا کرے اللہ تعالیٰ سے' یا اللہ! ان ہستیوں پر تا ابد اپنی رحمتیں نازل فرما' یا اللہ! ان تینوں ہستیوں پر بے شمار رحمتیں نازل فرما' یا اللہ! واسطہ وسیلہ آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا' شیخین کا' مجھے ایمان

کی مضبوطی عطا فرما۔ صحیح' سچی' اسلامی زندگی عطا فرما۔ یا اللہ! جب وقت آخر آئے' تو ایسی حالت میں آئے کہ میں اشاعت دین کے اندر مشغول ہوں اور حسن خاتمہ مجھے نصیب ہو' ایمان پر خاتمہ کے ساتھ کامل مغفرت مجھے نصیب ہو۔ یا اللہ! ان ہستیوں کی برکت سے میری دعائیں قبول فرمالیجے۔

اور حضرت فرمایا کرتے تھے کہ قبولیت دعا کے اندر سب سے اعلیٰ درجہ جو ہے وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ تعالیٰ سے مانگے' میرے حضرت نے فرمایا کہ سب سے اعلیٰ درجہ قبولیت کا یہ ہے کہ چہرہ مبارک کے سامنے اللہ تعالیٰ سے مانگے'

یا اللہ! واسطہ وسیلہ ان کا۔ یا اللہ! واسطہ وسیلہ ان کا یا اللہ! میں ان کو شفیع بناتا ہوں' سفارشی بناتا ہوں' ان کا واسطہ دیتا ہوں' ان کا وسیلہ پکڑتا ہوں' میری ان حاجات کو پورا فرما اور اپنی ساری باتیں پیش کردے' یا اللہ! مجھے یہ چاہئے' یا اللہ! مجھے یہ چاہئے' میں ایک ایک نعمت کا محتاج ہوں اور جوں جوں میری عمر بڑھتی جائے' میرا ایمان بڑھتا جائے' یا اللہ! یا اللہ! جوں جوں میری عمر بڑھتی چلی جائے میرا یقین بڑھتا چلا جائے...... خوب مانگئے! یا اللہ! تیرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آپ سے سوال کئے ہیں وہ بھی میں چاہتا ہوں اور جن فتن و شرور سے پناہ مانگی ہے وہ بھی میں چاہتا ہوں۔ یا اللہ! میری حاضری کو مبرور و مقبول فرمالیجے' یا اللہ!

اس زیارت نبوی کی وجہ سے مجھے حسن خاتمہ نصیب فرما! یا اللہ! مجھے یقین ہے کہ جیسے جیتے جاگتے اپنے محبوب کو دکھایا ہے' اپنے محبوب کے قدموں میں پہنچایا ہے لہٰذا مجھے یقین کامل ہے کہ میرا خاتمہ جو ہے' وہ حسن خاتمہ ہوگا اور میں عہد کرتا ہوں ان کے سامنے کہ میں باقی زندگی آپ کی سنتوں' اور آپ کے طریقے کے مطابق گزاروں گا' اور آپ کے دین کا خادم بن کر رہوں گا' سرمو خلاف ورزی نہیں کروں گا' اور دین کے کام میں حصہ لوں گا اور جہاں تک ہوسکا سردھڑ کی بازی لگا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پھیلانے میں زیادہ سے زیادہ قربانی دوں گا۔

یا اللہ! میری حاضری آخری حاضری نہ ہو " یا اللہ! یہ حاضری ایسی حاضری ہو جو بے شمار حاضریوں کا سبب بنے' مہربانی فرمایئے! یا اللہ! آپ قادر مطلق ہیں' یا اللہ! آپ اس بات پر قادر ہیں کہ میری زندگی کے آخری لحات جو ہیں' اس چوکھٹ پر بسر ہوں۔

واہ! مجدد الف ثانی تو کیا کہہ گیا! اس نے لکھا ہے اپنی کتابوں میں کہ ایک در ہے جو قیامت تک کھلا رہے گا وہ در یہی ہے۔ سرہند کے بادشاہ نے لکھا ہے کہ صرف ایک در ہے..... صرف ایک در ہے جو قیامت تک کھلا رہے گا۔

آج میں کس در پہ کھڑا ہوں....؟ آج اس در پہ کھڑا ہوں جو قیامت تک کھلا رہے گا' یا اللہ! اس کھلے در سے مجھے فیض یاب فرما دیجئے! یا اللہ!

اس کھلے در سے مجھے فیض یاب فرما دیجئے' میں نجس اور ناپاک ہوں گنا ہوں سے آلودہ ہوں' یا اللہ! میری آلودہ زندگی..... حالات میرے آلودہ .... کثافتوں' نجاستوں سے بھرپور... یا اللہ! سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا کہ میں اس در پہ حاضر ہو جاؤں یہ تو آپ کی ذرہ نوازی ہے.... یا اللہ! تیرے محبوب کی نظر کرم ہے کہ آپ نے مجھے کہاں پہنچا دیا کہ مجھ نالائق کے لئے عالم امکان میں اس سے بڑا کوئی شرف نہیں ہو سکتا ہے کہ میں تیرے محبوب کے سامنے حاضر ہوں۔ یا اللہ! مجھے تو بس ان کی نظر کرم چاہئے' نظر کرم چاہئے..... مجھے ان کی شفاعت چاہئے.... یا اللہ! ان کی شفاعت سے مجھے' میرے بیوی بچوں کو' میری اولاد کو' میرے احباب کو' میرے متعلقین کو' یا اللہ! آپ کی امت میں سے کسی کو محروم نہ فرما' امتی کی حیثیت سے زندہ رکھیئے اور امتی کی حیثیت سے دنیا سے اٹھائیے' عرض معروض کرتا رہے' دل پر سکینہ کی کیفیت اترے گی' اس کے بعد سلام کرے :

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'

اللھم لک الحمد ولک الشکر' اللھم لک الحمد ولک الشکر'

الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات'

یا اللہ! کتنا بڑا شرف آپ نے عطا فرمایا کہ مجھ نالائق گناہ گار کو کتنا بڑا شرف آپ نے عطا فرمایا!

میں کہاں حاضر ہو گیا! حاضری کے قابل نہ تھا!

یا اللہ! آپ نے مجھے کہاں پہنچا دیا!

یا اللہ! اس زیارت کی جو نسبت ہے' یا اللہ' اس کی لاج رکھنے کی توفیق مجھے آخری سانس تک دینا۔

اور بھئی! مسجد نبوی کے اندر چالیس نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھے' ایمان سے کھوٹ دور کردیا جاتا ہے' آہ! اور اس کو نجات کا پروانہ مل جاتا ہے' ایمان کا میل کچیل' ایمان میں جو نفاق اور کھوٹ ہے وہ دور ہوجاتا ہے' اور پروانۂ نجات اس کو مل جاتا ہے' اور کتنا بڑا عمل ہے۔

اور وہاں پر دیگر زیارات بھی ہیں ان کو بھی کرلے' مقام تہجد جو مقصورہ شریف کے پیچھے ہے' میں کہا کرتا ہوں کہ یہ مدینہ طیبہ کا حطیم ہے' آپ کے در دولت کا وہ خاص حصہ ہے' جہاں آپ شب خیزی و شب بیداری فرماتے تھے' سجدہ ریز رہتے تھے' بارگاہ خداوندی میں مناجات کرتے تھے' اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے سلطان عبدالمجید خان کو! اس نے یہ حصہ باہر نکال کرامت مسلمہ پر احسان فرمایا' کیا کہنے! کوشش کرے کہ وہاں پر چند رکعت نفل ادا کرلے۔

اور صفہ کے اوپر حصول علم کی نیت سے چند احادیث کا مطالعہ کرلے' چند آیات کی تلاوت کرے اور نفل پڑھ کر دعا مانگے' یا اللہ! صحابہ کرام نے' اصحاب صفہ نے علوم نبوت یہاں سے حاصل کئے مجھے بھی علوم نبوت عطا فرمایئے' اور نور نبوت بھی عطا فرمایئے۔

باب جبریل کے کونے میں بھی ایک چبوترہ ہے' جہاں اکثر آپ تشریف لا کر صحابہ کو نصیحتیں فرمایا کرتے تھے وہاں موقع ملے تو وہاں بھی دوگانہ ادا کر لے' یہاں کے برکات حاصل کرنے کے لئے سب سے اسلم طریق اور اچھا طریق یہی ہے کہ دوگانہ ادا کرے' خدا کے سامنے اپنی پیشانی کو رکھ دے اور ان سے مانگے کہ :

یا اللہ! تیرے محبوب نے یہاں جو کچھ مانگا ہے اس میں مجھے شامل فرمالیجئے! یا اللہ! انہوں نے یہاں پر جو کچھ سوال کیا ہے' میں بھی بس وہی سوال کرتا ہوں' آپ کے پاک دربار میں آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر مانگنے والا کوئی نہیں اور آپ سے بہتر دینے والا کوئی نہیں' بس جو کچھ انہوں نے سوال کیا ہے اس میں مجھے شامل فرمالیجئے۔

لاکھوں فرزندان توحید جنت البقیع میں موجود ہیں ان کی بھی زیارت کر لیجئے' لاکھوں فرزندان توحید اور دس ہزار اصحاب رسول اور اہل بیت اور خاندان نبوت کے چشم و چراغ مع آپ کی بنات مبارکہ کے جنت البقیع میں موجود ہیں' آپ کی نو ازواج جنت البقیع میں موجود ہیں۔ آپ کی بیٹیاں جنت البقیع میں موجود ہیں' آپ کے داماد ذوالنورین اور ذوالھجرتین' عثمان بن عفان وہاں تشریف فرما ہیں' حضرت عباس وہاں تشریف فرما ہیں' آپ کے نواسے حضرت حسن وہاں تشریف فرما ہیں' وغیرہ وغیرہ' آپ کے لخت جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ' وہاں تشریف فرما ہیں' کروڑوں اولیاء

امت وہاں تشریف فرما ہیں۔ یہ بھی جنت کا ایک حصہ ہے' اس کی زیارت کیجئے اور اس سے فیض یاب ہونا چاہئے' وہاں کی حاضری میں' زیادہ نہ ہوسکے تو کم از کم ایک بار جا کر وہاں پر درس عبرت حاصل کرے اور ان حضرات کو ایصال ثواب کرے اور ان کے رفع درجات کی دعا کرے اور ان کے برکات کے حصول کی دعاء کرے اور جو طریق ہے حاضری کا وہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے وہ دیکھ لے۔

مسجد قبا بھی جائے' اسلام کی سب سے پہلی مسجد جو ہے وہ مسجد قبا ہے' آپ نے فرمایا کہ اس میں دو رکعت نفل پڑھنا عمرہ کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ قبا میں عمرہ کے برابر ثواب ہے۔ دو رکعت نفل کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور بہتر یہ ہے کہ گھر سے وضو کر کے جائے۔

مسجد جمعہ کی زیارت کرلیجئے' مسجد قبلتین کی بھی زیارت کرلیجئے' مقام خندق پر جو مساجد سبعہ ہیں ان کی بھی زیارت کرلیجئے۔ جی چاہے تو کسی کسی مسجد میں نفل پڑھ لیجئے۔ مسجد ابوبکر' مسجد عمر' مسجد علی' مسجد غمامہ' وغیرہ وغیرہ بہت سی مساجد ہیں ان کی زیارت کرلیجئے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ زیارت کا کیا فائدہ ہے؟ بعضوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہر بار آؤ' ہر بار زیارت کرو' آخر یہ قصہ کیا ہے؟ ایک بزرگ نے عجیب بات فرمائی کہ اس کی برکت سے ایمان پر خاتمہ نصیب ہوتا ہے۔

جبل احد کی بھی زیارت کرلیجئے' آپ نے فرمایا کہ یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور فرمایا کہ جب کبھی جبل احد پر جایا کرو تو اس میں سے کچھ کھایا کرو۔ اب بھی کچھ پودے وغیرہ' گھاس وغیرہ' کہیں کہیں لگی ہوئی ہے اس میں سے کوئی پتہ توڑ کر کھالے تاکہ آپ کے فرمان پر عمل ہو جائے۔

جبل احد سے پہلے میدان میں شہدائے احد کے مزارات ہیں جس میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ ان حضرات کے مزارات ہیں۔ ان کی بھی زیارت کرے اور ان کی برکات کو حاصل کرے۔ پوری امت میں جتنے بھی شہداء ہو چکے ہیں اور ہوں گے ان میں سب سے بڑے شہید جو ہیں' ملت اسلامیہ میں' حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کو سید الشہداء فرمایا گیا ہے۔ بڑے درجے کے آدمی ہیں کیا کہنے! جب ان کو دفنانے کے لئے جنت البقیع لے جا رہے تھے تو پیچھے سے جبل احد نے بھی چلنا شروع کردیا' کافی آگے تک آگئے تھے تو جبل احد بھی چلتا ہوا مدینہ کی طرف آگیا' آپ نے فرمایا : واپس چلو! اگر حمزہ کو بقیع میں دفنایا گیا تو اہل مدینہ کے لئے مشکل ہو جائے گی کہ جبل احد واپس نہیں جائے گا۔ جبل احد کو سید الشہداء سے عشق ہے۔ جب آپ کے جنازے کو واپس لایا گیا تو جبل احد بھی واپس چلا گیا اور اپنے مقام پر جا کر ٹھہر گیا۔

کیا کہنے! بڑا درجہ ہے سید الشہداء حضرت حمزہ کا' دیکھ لیجئے! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نفسی....؛ کہ ان کے قاتل کو آپ نے کیسا معاف فرمایا! ایمان کی دولت ملی' صحابیت کی دولت ملی' بیعت سے بھی سرفراز فرمایا' آج ہم معمولی سی باتوں پر کسی کی جانب سے کینہ قائم کرلیتے ہیں' بدگمانی میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور وہ لاکھ معافی مانگے تو اس کو معافی نہیں دیتے' اپنے دل کو صاف نہیں کرتے' آپ نے کیسا معاف فرمایا! آج ان کو کہا جاتا ہے حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالانکہ حضرت حمزہ کے قاتل ہیں' لیکن آپ نے ان کو معافی دے دی' معاف فرما دیا۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا : کوئی شخص دوسرے کو معافی مانگنے پر معاف نہ کرے تو معاف نہ کرنے والا گدھا ہے۔ معاف کرنا چاہئے۔ ہاں! اگر تنبیہہ کرنی ہے' کوئی نصیحت کرنی ہے' کوئی بات سمجھانی ہے تو بے شک وہ بات سمجھا دیجئے کہ دیکھئے! آپ آئندہ ایسی غلطی نہ کیجئے گا اور آپ کی غلطی کا یہ سبب ہے اس سبب کو آپ دور کرلیجئے' اس کی تو شریعت اجازت دیتی ہے لیکن ہمیشہ کے لئے ترک کلام یہ مناسب نہیں' آپ بے شک بے تکلفی کا تعلق اس سے قائم نہ کریں' لیکن جو عام مسلمانوں کا حق ہے سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا عیادت کرنا' تعزیت کرنا' کسی کے جنازے میں شریک ہونا' عام تعلقات تو پوری ملت اسلامیہ کے اندر سب کے بحال ہونے چاہیں' یہ کیسا بیر ہے' یہ کیسا کینہ ہے' توبہ! توبہ!

بعض روایات میں آتا ہے جو اپنے دل میں کینہ پالتا ہے اس کے دل میں ایمان ترقی نہیں کرتا' ایمان اس کا سکڑ کر رہ جاتا ہے' کینہ بڑھتا چلا جاتا ہے' ایمان سکڑتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

بھئی! کم از کم مدینہ کے قیام میں روزانہ ایک بار روضہ اقدس پر حاضر ہو' سبز گنبد پر کہیں سے نظر پڑے فوراً کہے :

الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ'

الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ'

الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ'

کہیں سے بھی نظر پڑے۔ **الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ۔** ندا کا صیغہ جو ہے وہ مواجہہ شریف اور مسجد نبوی کے اندر کے لئے ہے باہر سے کہیں سے نظر پڑے تو فوراً" **الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ۔** کہے اور ادب سے نظریں جھکا لیجئے' بڑا درجہ ہے۔

کسی نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ :

حضرت! کوئی ایسا وظیفہ بتلا دیجئے جس کے کرنے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے۔

فرمایا : بھائی! بڑے حوصلہ کی بات کر رہے ہو' ہماری تو اتنی بھی ہمت نہیں ہوتی کہ نظر جما کر سبز گنبد کو دیکھ سکیں' بڑے حوصلے کی بات

کر رہے ہو' یہ بڑے لوگوں کی باتیں ہیں۔

ایک بزرگ ہوئے ہیں پشاور میں' حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب پشاوری رحمتہ اللہ علیہ ثم رحمتہ اللہ علیہ' میں نے اپنے بزرگوں سے ان کی حکایت سنی ہے' خواب میں زیارت ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ حضور بڑے خوش تھے۔

فرمایا : عبدالرحمٰن! کیا چاہتے ہو'

مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے عرض کیا : یا رسول اللہ! جن آنکھوں نے اب آپ کو دیکھ لیا ہے وہ اب کسی اور کو نہ دیکھیں'

فرمایا : سوچ کر بات کرو'

فرمایا : میں نے سوچ کر عرض کیا ہے' اب مجھے یہ گوارا نہیں کہ جن آنکھوں نے آپ کو دیکھ لیا ہے وہ اب کسی اور کو دیکھیں۔ جس وقت وہ بیدار ہوئے تو آنکھوں کی بصارت اور بینائی جاچکی تھی۔ الحمدللہ! وہ خوش تھے کہ یا اللہ! تیرا احسان ہے کہ ان آلودہ نگاہوں سے تو نے اپنے محبوب کی زیارت کرادی۔

روز و شب کے اندر ایک بار یہ تفصیلی حاضری کافی ہے پانچ نمازوں میں سے کسی ایک نماز کے بعد حاضر ہوجایا کرے مواجہہ شریفہ پر' باقی چار نمازوں میں جہاں کہیں مسجد نبوی کے اندر نماز پڑھے' وہیں سے روضہ شریف کی طرف منہ کر کے سلام پیش کر کے چلا جائے۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

السلام علیک یا ابابکر

السلام علیک یا عمر

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

مدینہ طیبہ سے واپسی

اور جب واپسی کا وقت ہو تب عجلت میں نہ آئے کہ بس میں سامان لدا ہوا ہے لاؤ میں آخری سلام کر آؤں نہیں گھنٹہ، دو گھنٹہ چار گھنٹے پہلے، یا دس بارہ گھنٹے پہلے اطمینان سے کچھ تفصیلی عرض معروض کر لے، عرض معروض کرے اس کو بزرگوں نے سلام رخصتی فرمایا ہے، سلام وداع فرمایا ہے، بہت اطمینان سے عرض و معروض کرے۔

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، بارگاہ خداوندی میں ہماری طرف سے یہ دعا فرما دیجئے کہ مجھے پھر عافیت کے ساتھ حاضری نصیب ہو۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

ہائے! ہائے! کیسے کلمات ہیں اس کو بعض بزرگ کہتے ہیں

الوداع یا رسول اللہ، الفراق یا رسول اللہ، الامان یا رسول اللہ،

لیکن ایک بزرگ نے عجیب بات فرمائی واہ! واہ! کیسی علم و معرفت کی بات ہے!

اَلْوِصَالُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ' اَلْوِصَالُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

اے اللہ کے رسول میں تو آپ سے وصل چاہتا ہوں' میں آپ سے قرب چاہتا ہوں' میں آپ کے ساتھ وصال چاہتا ہوں' میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔

مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ جب واپس جایا کرتے تھے تو چلتے وقت ان کو ایک آواز سنائی دیتی تھی جو روضہ اقدس سے آتی تھی۔

"بسلامت روی و باز آئی' بسلامت روی و باز آئی"

جامی! سلامتی کے ساتھ جا اور سلامتی کے ساتھ پھر واپس' لیکن آخری مرتبہ ایسا نہ ہوا' مولانا عبدالرحمٰن جامی سمجھ گئے کہ یہ حاضری میری آخری حاضری ہے۔

بڑے بڑے اللہ کے مقبول ہیں جنہوں نے جانوں کے نذرانے پیش کئے حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب میرٹھیؒ جب کراچی سے گئے' پندرہ دن کا ویزہ تھا۔ تیرہ دن ہوگئے۔ پھر انہوں نے ویزا بڑھوانے کی درخواست دی۔ یہاں سے فارغ ہو کر گئے تھے تمام شرعی معاملات سے' ویزا کے فارم میں کالم تھا کہ مزید کیوں ٹھہرنا چاہتے ہو۔ انہوں نے لکھا للوفات انہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ پندرہ دن کا ویزا اور بڑھا دیا۔ اب اس پندرہ دن میں

بھی تیرہ دن ہوگئے' دو دن باقی رہ گئے' اب ویزا بڑھنے کی کوئی قانونی صورت سامنے نہیں تھی۔ حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب میرٹھی رحمتہ اللہ علیہ حضرت گنگوہی سے بیعت تھے' بڑے درجے کے آدمی تھے' بہت اونچے آدمی تھے۔ مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے' عرض کیا :

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اب تو دو ہی دن رہ گئے ہیں' مہربانی فرماؤ' اپنا وصال عطا فرماؤ' اپنا قرب عطا فرماؤ' الحمدللہ! دوسرے دن ہی اللہ کو پیارے ہوگئے آپ کے قدموں میں بقیع شریف کے اندر جگہ عنایت کی گئی۔ وہ اہل بیت کے اوپر چبوترہ سا ہے نا! جہاں اہل بیت کا حصہ ہے۔ وہ اوپر جو اونچا والا حصہ ہے وہاں پر حاجی وجیہ الدین صاحب کو جگہ ملی۔ وہیں پر مولانا بدر عالم صاحب کو جگہ ملی۔ وہیں پر حضرت شیخ کے شیخ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کو جگہ ملی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے بزرگوں کے مقام دکھلا دیئے۔ ظاہری طور بھی ظاہر فرما دیئے کہ ابراہیم' رضی اللہ عنہ جو بیٹے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سے دائیں طرف کو آئیں تو نویں قبر حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو قبول فرمالے پھر اس کے ساتھ ظاہرداری میں بھی یہ معاملہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مراتب کو دکھا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں کی حاضری نصیب فرمائے' اس پاک دربار کے قابل تو نہیں ہیں لیکن انشاء اللہ

اس پاک دربار کی برکت سے ہماری ناپاکی دور ہوجائے گی' کوئی یوں کہے کہ میں ناپاک ہوں دریا میں کس طرح غوطہ لگاؤں ارے بھائی غوطہ لگانے سے ہی پاک ہوگا لہٰذا وہاں جانے کا فکر اور غم ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق اور ہمت دی اور اس پاک دربار کی حاضری نصیب فرمادی۔ اللہ نے دل میں یہ بات ڈال دی۔ بہت سے لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ مواجہہ شریفہ میں جاتے ہیں کچھ عرض کرنے کا انداز ہمیں نہیں آتا۔ بس ہم سلام ہی پڑھے چلے جاتے ہیں کچھ اور عرض و معروض کرنے کا عنوان ہمارے پاس نہیں ہے۔ کس طرح بات کی جائے؟ کس طرح عرض کیا جائے؟

الحمدللہ! آج یہ بات میرے دل میں میرے اللہ نے ڈالی کہ چلو اس بات کو کھول دو! آج یہ بات ان کے سامنے رکھ دو کہ اس طرح بات چیت کرلیا کرو' آپ سے بات کرنے کا انداز یہ ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم عطا فرمائے' عقل مستقیم عطا فرمائے اور آپ کی محبت اور سنت کا اتباع ہمیں نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

نعت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر پیش نظر گنبد خضرا ہے حرم ہے
پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر شکر خدا سامنے محراب نبی ہے
پھر سر ہے مرا اور ترا نقش قدم ہے
محراب نبی ہے کہ کوئی طور تجلی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے
پھر منت دربان کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے
پھر بارگہ سید کونین میں پہنچا
یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے
یہ ذرہ ناچیز ہے خورشید بداماں
دیکھو ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے
ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے
رگ رگ میں محبت ہو رسول عربی کی
جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے
وہ رحمت عالم شہ اسود و احمر
وہ سید کونین ہے آقائے امم ہے
وہ عالم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعت رسول عربی کہنے کو بے چین
عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

(حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ)